حدیقۃ المرام

(علمائے مدراس)

مصنفہ

محمد مہدی واصف مدراسی

سنہ تصنیف ۱۲۷۰ھ

مترجم

سخاوت مرزا (بی اے، ایل ایل بی عثمانیہ)

انجمن ترقی اردو پاکستان

بابائے اردو روڈ۔ کراچی ۔ ۱

حدیقۃ المرام

(علمائے مدراس)

مصنفہ

محمد مہدی واصف مدراسی

سنہ تصنیف ۱۲۷۰ھ

مترجم

سخاوت مرزا (بی اے، ایل ایل بی عثمانیہ)

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان شمارہ ۱۴۱

طبع اوّل : ۱۹۷۹-۸۲ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت : بارہ روپے

مطبوعہ : انجمن پریس۔ نشتر روڈ کراچی

ناشر

انجمن ترقی اردو پاکستان

بابائے اردو روڈ۔ کراچی نمبر ۱

فہرست

جمیل الدین عالی

حرفے چند

حدیقۃ المرام ان اہل علم و فضل کا تذکرہ ہے جو مدراس اور اس کے قرب و جوار میں گزرے ہیں۔ اس کے مصنف کا نام محمد مہدی واصف مدراسی ہے واصف اپنے دور کے مشہور مصنف تھے متعدد کتابیں ان کی قوت تصنیف و تالیف کا ثبوت ہیں ان میں سے کچھ طبع ہوئی ہیں اور ان کے نسخے انجمن ترقی اردو کے کتب خانہ خاص میں موجود ہیں اور کچھ مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہیں۔ واصف مرحوم اردو فارسی، اور عربی تینوں زبانوں کے ماہر تھے اور ہر زبان میں اپنی تصنیفات کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ حدیقۃ المرام کو واصف صاحب نے عربی زبان میں لکھا تھا اور غالباً یہ کتاب طبع نہیں ہوئی تھی۔ سخاوت مرزا مرحوم نے اپنی علم دوستی کی بنا پر اس کا ایک نسخہ کہیں سے حاصل کرلیا اور اس کو اردو میں ترجمہ کرکے انجمن ترقی اردو کے حوالے کیا غرض یہ تھی کہ یہ مفید کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر اہل علم کے مطالعہ کے قابل ہو سکے۔ لیکن وہ ترجمہ کے کام سے فارغ ہونے ہی تھے کہ اللہ کو پیارے ہو گئے اور حدیقۃ المرام ان کے مقدمے سے محروم رہ گیا۔ اب انجمن نے یہ کام اپنے پرانے کارکن افسر صدیقی کے سپرد کیا۔ انھوں نے ترجمے پر نظر ثانی بھی کی اور اس پر ایک مختصر مفید مقدمہ بھی تحریر کیا اول حدیقۃ المرام کو قسط وار رسالہ اردو میں شائع کیا گیا اور اب بعض اہل الرائے اصحاب کی فرمائش پر اسے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں کے قابل ذکر اشخاص کو جن کا علم و ادب سے تعلق ہو روشناس کرانا انجمن ترقی اردو کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے یہ تو ممکن ہے کہ ناگزیر وجوہ سے کسی کتاب کی اشاعت میں تاخیر تو ہو جائے۔ لیکن اس سے روگردانی نہیں کی جا سکتی۔ اب کسی قدر تاخیر کے بعد یہ کتاب پیش کردی گئی ہے ہمیں امید ہے کہ ملک کا اردو داں طبقہ حدیقۃ المرام کے مطالعہ سے مستفید ہوکر اس کے مصنف، مترجم اور مرتب کی محنت و کاوش کو رائیگاں ہونے سے محفوظ رکھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔

کچھ مصنّف کے بارے میں

از : سخاوت مرزا

حدیقۃ المرام[1] کے مصنّف محمد مہدی المتخلّص بہ واصف ابن محمّد عارف الدّین خاں، رونق ابن حافظ محمّد معروف برہان پوری ابنِ حافظ محمد عارف الدین برہان پوری از اولادِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ آپ کے جدِّ امجد حافظ محمد معروف برہان پور سے مدراس تشریف لائے اور نواب محمد علی خاں والاجاہ اوّل ۱۱۶۲ھ/۱۲۱۰ جنت آرام گاہ کی قدردانی کی وجہ سے ارکاٹ مدراس میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ آپ حافظ قرآن، قاری اور عالم فاضل تھے۔ رات دن درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ علم تجوید میں بڑی مہارت تھی۔

ان کے فرزند عارف الدّین خاں رونق عالم فاضل اور فارسی کے جیّد شاعر تھے ۔ واصف کے والد ماجد رونق مدراس میں پیدا ہوئے۔ علّامہ باقر آگاہ کے تلامذہ سے تھے۔ نواب تاج الامراء (۱۲۱۶ھ) خلف عمدۃ الامراء والا جاہ دوم ۱۲۱۰/۱۲۱۶ھ کی مصاحبت کا بھی شرف حاصل تھا۔

رونق نے اپنے نام کا سجع لینے اب وجد کی مناسبت سے نہایت جامع اور خوب کہا ہے جو معروف عارف[2] است شد زاں عارف" آخر میں رونق حیدرآباد دکن چلے گئے اور یہاں اطمینان سے زندگی گزاری اور کافی عمر میں وفات پائی۔ دو صاحبزادے چھوڑے۔ ایک محمد مہدی، واصف اور دوسرے زین العابدین۔

---

[1] تذکرۃ الافکار مؤلّفہ قدرت تالیف ۱۲۵۸ھ

[2] گلدستہ کرناٹک مؤلفہ موسی قلمی ص۷۵ مملوکہ راقم

محمد مہدی واصف سنہ ۱۲۱۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار کے زیر عاطفت تعلیم و تربیت ہوئی۔ مولوی سید عبدالقادر حسینی سے عربی صرف و نحو، عقائد، فقہ، تفسیر قرآن اور احادیث کی کتابیں پڑھیں نیز مولوی عبدالرحمٰن، مولوی یوسف علیخاں شیخ محمد قاضی الملک اور محمد عبدالوہاب محدث المخاطب بہ مدارالامراء سے علم معقول اور منقول کی تکمیل کی۔ آپ ترکی زبان کے علاوہ زبانِ انگریزی میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے، اور تلنگی، کنڑی، ملیالم وغیرہ خوب بولتے تھے۔ شاعری میں آپ کو اپنے والد ماجد جناب رونق سے تلمذ تھا۔

کمسنی میں آپ نے اپنے والدِ ماجد کے ہمراہ مختلف اضلاع مدراس کی بھی سیر و سیاحت کی۔ پھر مدراس میں مستقل طور پر قیام فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی بسنہ ۱۲۳۳ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ اس کے بعد نو وارد انگریزوں کی تعلیم کے لیے مقرر کیے گئے۔ جہاں سترہ سال تک اپنے فرائض منصبی بحسن و خوبی انجام دیے سنہ ۱۲۴۱ھ میں وظیفہ حاصل کرلیا اور بطور خود سالہا سال تک درس و تدریس اور ترجمہ کا کام انجام دیتے رہے۔ ترچناپلی کے مولوی سید جام عالمؒ واعظ نقشبندی سے شرفِ بیعت حاصل تھا اور صاحبِ اجازت تھے۔ حیدرآباد دکن کے قیام میں یہاں کے مشہور بزرگ مولانا محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب کی عقیدت و ارادت سے مشرف ہوئے۔

سنہ ۱۲۶۲ھ میں جب والا جاہ نواب غلام غوث خاں المتخلص بہ اعظم نے مجلسِ مشاعرہ[۲] قائم کی تو واصف ان کی طلب پر کرناٹک چلے گئے اور بزمِ سخن کے رکنِ اعلیٰ بنے رہے۔ علاوہ ازیں محکمۂ عالیہ والا جاہی میں ترجمے کی خدمت بھی انجام دیتے رہے۔ آٹھ سال بعد پھر سنہ ۱۲۷۰ھ میں حیدرآباد دکن چلے آئے اور حیدرآباد کے مشہور مدرسہ دارالعلوم میں مدرسی کی خدمت انجام دیتے رہے۔

آپ سنی المذہب تھے۔ صحابہ کبارؓ سے بے حد نسبت و اعتقاد تھا۔ میانہ قد و قامت سرخ و سپید رنگ، گھنی داڑھی، متوسط جسم اور گول چہرے کے آدمی تھے۔

[۲] تذکرہ گلزار اعظم

۳۰ رجب سنہ ۱۲۹۰ھ کو بمقام حیدرآباد دکن وفات پائی اور احاطہ قبرستان گل باغ، قریب عابد شاپ حیدرآباد سپرد خاک کیے گئے۔ والاؔ نے قطعہ تاریخ کہا تھا جو یہ ہے ؎

مہدی واصف رجب کی تیسویں	فضل حق سے مورد رحمت ہوے
سالِ رحلت ان کا والاؔ نے کہا	آج واصف داخلِ جنت ہوے

۱۲۹۰ھ

چار ذی علم لڑکے چھوڑے۔

۱۔ حکیم و ڈاکٹر عبدالباسط المتخلص بہ عشق

۲۔ مولوی عبدالرحمٰن

۳۔ مولوی عبدالکریم مشائخ

۴۔ مولوی عبدالعلی والہ مصنف انشا مفیض

ان میں عبدالباسط عشق اور عبدالرحمٰن کے علم و فضل اور ذہانت کا ذکر اپنی تالیف حدیقۃ المرام میں کیا ہے۔

مولوی مہدی واصف کے نبیر گان میں ملا عبدالقیوم کی شخصیت نمایاں تھی۔ ملک کی تعلیمی ترقی اور قومی امور میں ان کا بڑا حصہ تھا نیز سرکاری ملازمت میں کلکٹر رہ چکے تھے۔ دنیا کے تعلیمی اعداد و شمار کی صراحت کر کے ملک میں جبری تعلیم پر زور دیا تھا۔ ان کی شہرت اور قدر افزائی تمام ہندوستانی علماء نے کی ہے۔

ملا صاحب مرحوم کی سوانح حیات اور علمی کارنامے، ان کے صاحبزادے ملا عبدالباسط مجسٹریٹ اضلاع حیدرآباد نے شائع کیے تھے۔ یہ بڑے عالم فاضل اور انجمن اسلامیہ کے صدر تھے۔ ان کی ایک صاحبزادی صدیقہ فاروقی ایم۔ اے بی ایڈ کراچی میں موجود ہیں اور محمد بصیر اللہ فاروقی کی رفیق حیات ہیں۔

مکرمی مولوی ابو محمد عمر الیافعی مرحوم کا بیان تھا کہ مہدی واصف تقریباً تین سو کتب کے مصنف و مؤلف تھے۔ مگر ہمیں صرف حسب ذیل کتب کا پتہ چلا ہے۔

۱۔ دیوانِ فارسی مطبوعہ کتبخانہ ملا عبدالباسط نبیرۂ واصف حیدرآبادی مرحوم وفات تقریباً سنہ ۱۹۶۵ء

۲۔ دیوانِ اردو، مسکین تخلص۔

۳۔ تذکرۂ شعراء فارسی الموسوم بہ معدن الجواہر

۴۔ تذکرۂ شاعراں، فارسی پہلا مسودہ قلمی مکتوبہ تقریباً ۱۲۵۰ھ

۵۔ حدیقۃ المرام (عربی)

۶۔ لولو منثور۔ فی آداب زیارۃ القبور (عربی) مطبوعہ

۷۔ برزخ نامہ (تصوف) قلمی

۸۔ املانامہ واصفی اردو ۹۳ صفحات

۹۔ حکایات دلپسند (فارسی)

۱۰۔ وسیلۃ النجات (فارسی) شرح اسماء وصفات آنحضرت صلعم مطبوعہ

۱۱۔ توصیف النبی (اردو)

۱۲۔ روضۃ العابدین۔

۱۳۔ ترجمہ دار المختار جلد اوّل، قلمی

۱۴۔ ترجمہ موجز
۱۵۔ آداب الصالحین
۱۶۔ خلاصۃ التکمیل
۱۷۔ تحسین الاخلاق
} ان تصانیف کا پتہ نہیں چل سکا۔

۱۸۔ رقعات واصف (فارسی)

۱۹۔ مطلوب الاطبار قلمی

۲۰۔ بیاید نوشت فارسی مطبوعہ

۲۱۔ انیس الذاکرین (اردو) ۱۹ صفحات قلمی

---

[1] عزیز جنگ مؤلف تاریخ النوائط نے لکھا ہے کہ واصف نے اس کے دو اور نسخے بعد تصحیح، راغب مدراسی اور غلام دستگیر مترجم سپریم کورٹ کو بھیجے تھے۔ یہ تینوں نسخے عزیز جنگ کے پاس تھے اور موصوف نے بعض اعتراضات کا جواب بھی دیا تھا۔

۲۲۔ حسنِ خطاب در ردِ جواب (فارسی)

۲۳۔ حقیقتِ ایمان (تصوف)

۲۴۔ شعار المتقین مطبوعہ

۲۵۔ ترجمہ اسوۂ عشرہ (نثر اردو)

نوٹ :۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر بخارا نے شاہ عبدالعزیز دہلوی سے دس سوالات پوچھے تھے جن کا جواب فارسی میں مولانائے موصوف نے معہ فوائد لکھوائے تھے نیز شراب اور حقے کے بارے میں بھی استفسار کیا تھا۔

۲۶۔ معدنِ دانش (اردو) مطبوعہ

۲۷۔ مطالب القرآن (تفسیر) قلمی

۲۸۔ ترجمہ تفسیر جلالین تحت اللفظ (الموسومہ) بہ موضح القران

۲۹۔ جواہر الفوائد (فارسی) احادیث نسبتہ اخلاق و تصوف

۳۰۔ فضائل جمعہ مطبوعہ

۳۱۔ منہاج العابدین معہ ہدایت الهدایہ مطبوعہ

۳۲۔ ترجمہ کیمیائے سعادت مطبوعہ

۳۳۔ گلزارِ عجم : اختصار برہان قاطع

۳۴۔ کنز الرموز، نثر اردو

۳۵۔ انوار المشرقین

۳۶۔ الرسالتہ البہیتہ الدافعہ نسبتہ المرجینہ الی الحنفیہ

۳۷۔ الاسقاط الظہر لسبب الجمعتہ فی ملک مکہ۔

۳۸۔ القول المتین فی احقا التابعین مطبوعہ

۳۹۔ ظفر المقلدین

۴۰۔ تہذیب الاخلاق (عربی) مطبوعہ مدراس

۴۱۔ باقی ہوس اللہ بس

۴۲۔ زبدۃ الاخلاق (اردو)
۴۳۔ رسالہ خوف خدا ۔ } مطبوعہ مدراس
۴۴۔ مختصر البرہان مسمّٰی بہ گلزار عجم
۴۵۔ فصل الخطاب و استفتاء نکاح سنی و شیعہ ۔ مطبوعہ پٹنہ (بہار)۔
۴۶۔ تاریخ واصف ترکی۔ قلمی
۴۷۔ جواہر المصادر (۲۸۰) صفحات مطبوعہ مدراس ۱۲۷۸ھ
۴۸۔ دلیل ساطع (لغت اردو، ہندی، فارسی، سنسکرت) تصنیف ۱۲۵۹ھ
۴۹۔ مجمع الامثال (اردو نثر) قلمی
۵۰۔ مناظر اللغات (فارسی اردو)
۵۱۔ دلیل الشعراء لغت محاورات فارسی و ضرب الامثال
۵۲۔ ڈکشنری انگریزی مطبوعہ
۵۳۔ شمع و پروانہ ۔ فارسی کلام نثر مطبوعہ

واصف نقشبندی سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔ نقشبندیوں کے چراغ کی خوب تعریف کی ہے فرماتے ہیں ؎

شمع کہتی ہے زبانِ آتشیں سے خلق کو — کلبۂ تاریک میں اپنے کرو روشن چراغ
نقشبندوں کے در دولت کا ہے دریوزہ گر — نور سے اپنے بجھاتا ہے جو لولاک کا چراغ

کتب خانۂ واصف میں کئی ہزار نایاب و نادر کتابیں تھیں جن میں بہت سی کتب خانہ جامعۂ عثمانیہ میں داخل کردی گئیں ۔

مقدمہ

مرحوم سخاوت مرزا صاحب جن کے انتقال کو ابھی دو سال کے قریب ہوتے ہیں ان بزرگوں میں تھے جنھوں نے زندگی بھر ایل ایل بی ہونے کے باوجود ادبیات سے کام رکھا۔ وہ اصل باشندے آگرے کے تھے لیکن حیدرآباد چلے گئے تھے اور وہیں تعلیم و تربیت کی تمام منزلیں طے کی تھیں۔ اپنے وقت کے جید مضمون نگاروں میں تھے اور ان کی مضمون نگاری کا میلان زیادہ تر دکنیات سے متعلق ہوتا تھا اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ دکنی زبان اور رجالیات کے بارے میں سینکڑوں چھوٹے بڑے مضمون ان کے قلم سے نکلے اور ملک کے ادبی رسالوں میں شائع ہوئے سب رس دیوان قاسم اور دوسری بعض کتابوں کی ترتیب بھی ان کے دم سے عمل میں آئی۔ ان کی غالباً آخری کارگزاری مولوی محمد مہدی واصف مدراسی کی عربی کتاب حدیقۃ المرام کا اردو ترجمہ ہے۔ مرحوم سخاوت مرزا نے عربی عبارت کا تقریباً لفظی ترجمہ کیا ہے جس میں عمدہ اور رواں اردو کی سی کیفیت تو نہیں ہے لیکن معلومات کے لحاظ سے ان کی یہ کوشش یقیناً قابل تحسین ہے حدیقۃ المرام میں کرناٹک کے علما و فضلا کے حالات جمع کئے گئے ہیں اور ان میں سے اکثر ذاتی معلومات کے باعث شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔

کوہ بندھیاچل کے جنوب میں برصغیر ہند کا جو علاقہ ہے اسے اصطلاحاً دکن کہا جاتا ہے اس کے ایک حصے کا نام کرناٹک ہے کرناٹک کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

مشرق میں خلیج بنگالہ مغرب میں بالا گھاٹ شمال میں دریائے تنگ بھدرا اور جنوب میں دریائے ملیوار۔

"اسائش ملک کرناٹک" کے مصنف نے اس ملک کی تاریخی حیثیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

ریاست کرناٹک کے بانی اور پہلے نواب حاجی محمد انور گوپاموی تھے جنھیں عالمگیر اورنگ زیب کی جانب سے دو ہزاری ذات منصب اور نوابی و جنگی خطابات حاصل ہونے کے بعد نواب حاجی محمد انور الدین خاں شہامت جنگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اِن کی وفات بتاریخ ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۱۱۰ھ بمقام اورنگ آباد اس وقت ہوئی جب وہ بادشاہ کے ساتھ اورنگ آباد میں مقیم تھے۔ شاہ عالی جاہ نے ان کے بیٹے انوار الدین کو خانجہاں کا خطاب دے کر عزت بخشی۔ یہ شاہ عالم بہادر شاہ کے عہد میں شہامت جنگ اور محمد شاہ کے دور حکومت میں سراج الدولہ کے خطابات سے نوازے گئے۔

اورنگ زیب نے جب دکن کو فتح کیا تھا تو اپنی نیابت میں اسد خاں کا تقرر حاکم دکن کے طور پر کیا تھا لیکن اس نے اپنے بیٹے ذوالفقار خاں کو یہ خدمت سپرد کر دی ذوالفقار خاں نے داؤد خاں ولد خضر خاں پنی کو اپنا نائب مقرر کیا اور جب یہ جنگ حسین علی خاں میں مارا گیا تو عالم علی خاں برادرزادہ حسین علی خاں اس ملک کے صوبیدار بنے۔ سنہ ۱۱۳۲ھ میں عالم علی خاں اور نواب آصف جاہ درمیان فساد برپا ہوا اور عالم علی خاں ۲۲ رمضان کو جمعہ کے روز کام آگئے۔ سید برادران کے خاتمے کے بعد دکن کی حکومت نواب آصف جاہ کے سپرد کی گئی۔ انور الدین خاں شہامت جنگ ان کے ہمراہیوں میں تھے اور سنہ ۱۱۵۶ھ میں اپنے سردار کے ساتھ کرناٹک میں آئے۔ سنہ ۱۱۶۱ھ میں آصف جاہ کا انتقال ہو گیا تو ناصر جنگ ان کے جانشیں ہوئے ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ کو آصف جاہ نے ادھونی کا علاقہ دے دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے ماموں ناصر جنگ سے بغاوت کی اور حسین دوست خاں عرف چندا صاحب کے

در غلانے سے فرانسیسی فوج کی معیت میں ناصر جنگ کے مقابلے کو روانہ ہوئے۔ ۱۶ شعبان ۱۱۶۳ھ کو نور گڑھ کے مقام پر فریقین میں معرکہ ہوا جس میں انوار الدین خاں شہید ہو گئے۔ اس سے اگلے سال نواب ناصر جنگ نے انوار الدین خاں کے لڑکے محمد علی خاں والاجاہ کو تین لاکھ روپے نذرانہ لے کر کرناٹک کا حاکم بنا دیا۔ نواب والاجاہ نے پچاس سال کے قریب بڑی پر آشوب حالت کے ساتھ کرناٹک پر حکومت کی اور ۱۹ ربیع الاول ۱۲۱۶ھ کو رہگرائے عالم باقی ہوئے اب ریاست عمدۃ الامرا کے ہاتھ آئی لیکن اسی سال غرۂ ذی الحجہ میں وہ بھی رحلت کر گئے۔ اب نواب عظیم الدولہ سربراہ ریاست سمجھے گئے لیکن حکومت برطانیہ کی وظیفہ خواری میں آٹھ سال سے زیادہ نہ رہ سکے اور ۱۲۳۴ھ میں انتقال کر گئے۔ جس کے بعد ان کے فرزند عظیم جاہ کو انگریزوں نے جانشین بنایا ۱۲۴۱ھ میں ان کی وفات کے بعد نواب محمد غوث خاں اعظم کو ریاست ملی جو ۱۲۷۲ھ میں واصل بحق ہوئے۔ حدیقۃ المرام میں انھیں امیران کرناٹک کے تقریباً یک صد سالہ دور کے علما، فقہا، حکما اور دیگر اہل کمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس علاقہ کی تاریخ سے متعلق چند اور کتابیں بھی اس کتاب سے قبل تصنیف کی جا چکی ہیں۔ ان میں ایک کتاب کا نام تحفۃ الاخبار ہے یہ مدراس۔ کرناٹک اور میسور کی تاریخ ہے اور چار فصلوں میں ختم کی گئی ہے پہلی فصل میں ان رؤسائے کرناٹک کا ذکر ہے جو ۱۲۱۵ھ تک برسر اقتدار رہے دوسری فصل میں مدراس کے برطانوی گورنروں کے حالات ہیں تیسری فصل میں انگریزی قوانین ہیں اور چوتھی فصل میں قدیم جاگیرداروں کے حالات ہیں۔ یہ مخطوطہ کتب خانہ جدید گنج علی گڑھ میں ہے اور ادبی دنیا لاہور کی ایک اشاعت میں اس کا تعارف پیش کیا گیا تھا۔

اس کے سوا چند اور کتابیں بھی ہیں جن میں اس علاقے کے شعرا اور ادبا کا ذکر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان میں امرا بھی شامل تھے اور علما بھی ان کتابوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ صبح وطن مصنفہ نواب محمد غوث خاں اعظم

۲۔ گلزار اعظم۔ مصنفہ نواب محمد غوث خاں اعظم

۳۔ گلدستۂ کرناٹک مصنفہ حکیم علی رضا رائق

۴۔ سخنوران بلند فکر مصنفہ عبدالصمد خاں ماہر مدراسی

۵۔ تاریخ النوائط مصنفہ نواب عزیز جنگ ولاؔ

ان کتابوں میں جن سے ارکاٹ کے اہل علم و ہنر کے حالات پر روشنی پڑتی ہے حدیقۃ المرام کا اضافہ ان اصحاب کے حالات کی تکمیل میں کسی نہ کسی حد تک اضافہ کا باعث ہو سکتا ہے

مصنف حدیقۃ المرام مولوی محمد مہدی واصفؔ ایک علمی خاندان کے فرد بھی تھے اور خود صاحب علم و فضل بھی ان کی تصنیف کو کچھ زیادہ جامع ہونا چاہئے تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے یا تو حدیقۃ المرام کا مسودہ بہت پہلے شروع کیا تھا جسے سنہ ۱۲[illegible]ھ میں مکمل کر سکے یا اپنی پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے باعث اس کو اس قابل نہ بنا سکے کہ اس میں ذکر کئے جانے والے اصحاب علم و فضل کے حالات کے لئے نقطۂ آخر ثابت ہو سکے۔ بعض غور طلب باتیں یہ ہیں۔

حدیقۃ المرام میں چند ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس تصنیف سے قبل وفات پا چکے تھے اور وہ سب حیدرآباد یا اس کے قرب و جوار کے باشندے تھے جہاں موصوف کا قیام تھا لیکن ان کے سنین انتقال تک ان کی رسائی نہ ہو سکی یا باہر سے کرناٹک آنے والوں میں مولوی غلام کبریا کاملؔ ایک بزرگ تھے جو طوطی بنگالہ کہلاتے تھے۔ یہ تذکرہ ان کے نام سے خالی ہے۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مصنف مرحوم کا تذکرہ نواب محمد غوث خاں اعظم کے سال انتقال سے بھی خالی ہے جس کا یہ قطعہ تاریخ گلدستہ احمدی[۹۶] میں موجود ہے۔

داد نواب جاں بدست حکیم	من نگفتم تمام عالم گفت
ہاتفم سالِ رحلتِ مظلوم	از سر آہ "مرگ اعظم" گفت

۱۲۷۲ھ

بعض اصحاب کی تفصیلات میں سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود یہ بات تفتیش طلب رہ جاتی ہے کہ وہ کس جگہ کے رہنے والے تھے مثال کے طور پر مولوی عبدالرب صاحب دمبرستلق[۱۰۶] کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے۔

والد کا نام مولانا عبد العلی تھا۔ شیخ کبیر، عالم فاضل شخص تھے دو مرتبہ مدراس تشریف لائے پھر اپنے وطن واپس چلے گئے اور اپنے والد ماجد کے مدرسے کو ان کی حسب خواہش ان کے پوتوں کے سپرد فرمایا۔"

دیکھئے اس عبارت سے قطعی پتا نہیں چلتا کہ مولوی عبد الرب کا وطن کس جگہ کو قرار دیا دیا جائے جہاں سے وہ مدراس آئے اور مدراس سے واپس چلے گئے۔

یا مثلاً عبد الرحمن (سلسلہ عہ ۱۱۴) کے بارے میں لکھا ہے

"آپ خان بہادر کے داماد تھے"

اب اس عبارت سے کون سمجھ سکتا ہے کہ خان بہادر سے کون شخصیت مراد ہے اور یہ نام ہے یا خطاب جو انگریزوں کی طرف سے ہندوستانی مسلمانوں کو دیا جاتا تھا ایک اور شخص قاری المصر زبیدی (سلسلہ عہ ۱۱۱) سے متعلق لکھا ہے

"آپ نابینا تھے مگر وہ آنکھوں والوں سے زیادہ بعض چیزوں کو قوت حس لامسہ کی مدد سے پہچان لیتے تھے وہ عالم فاضل شخص تھے نواب اعظم جاہ کے عہد میں مدراس وارد ہوئے"۔

یہاں بھی پتا نہیں چلتا کہ ان کا وطن کونسا تھا جہاں سے وہ مدراس میں آئے تھے بہت سے بزرگوں کے حالات بہت ہی تشنہ ہیں۔ ان میں مولانا شاہ فضل رسول مست بدایونی، حافظ شجاع الدین شمس الامرا بہادر، قدرت اللہ خاں قدرت گوپاموی جیسے لوگ شامل ہیں۔ ایک اور بزرگ مولوی سید علی موسیٰ رضا (سلسلہ عہ ۴۲) کے ذکر میں تحریر ہے۔

"آپ نے ایک کتاب اردو زبان میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب میں تصنیف فرمائی ہے۔"

اس عبارت میں نہ صرف یہ کہ کتاب کا نام نہیں لکھا بلکہ ان کا تخلص بھی نہیں بتایا حالانکہ مذکورہ کتاب کا نام "گلزار شہادت" ہے۔ وہ ۱۲۶۷ھ میں مدراس سے طبع ہو چکی ہے اور اس کا ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کے کتب خانہ خاص میں ہے۔

ان معمولی فروگزاشتوں کے باوجود حدیقۃ المرام ایک کارآمد تصنیف ہے۔

(افسر صدیقی)

تذکرہ

حدیقۃ المرام (علمائے مدراس)

مصنفہ

محمد مہدی واصف مدراس

سنہ تصنیف ۱۲۷۰ھ

مترجم : سخاوت مرزا (بی اے، ایل ایل بی عثمانیہ)

(فصل الالف)

۱ ۔ نواب افضل الدولہ

مدظلہ العالی ابن ناصر الدولہ مرحوم، آپ اسلام اور مسلمانوں کے رئیس اور صاحب جود وسخا، اور اُمّت کے تالیف قلوب کے مالک ہیں، آپ نے عقائد اور شرع شریف کی کتابیں مولانا شیخ محمد حسین مرحوم اور مولوی محمد زماں خاں شہید سے اپنی تخت نشینی کے قبل پڑھیں۔ آپ کا خاص کرم یہ تھا کہ آپ صحیح بخاری شریف کے پڑھنے والوں اور حفاظ قرآن اور دلایل الخیرات کے قاریوں کو جن کی تعداد تقریباً چار سو تھی، نذرانہ دیا کرتے تھے اور اس کا ثواب روزانہ، اپنے اب وجد مرحومین کو پہنچایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت محمد سید المرسلین علیہ السلام سے بڑی عقیدت وارادت ہے، چنانچہ آپ ہفتہ میں دو مرتبہ قصائد میلاد شریف سماعت فرمایا کرتے ہیں، اور ان میں جو اہل ہوتے اُن کو عطیے اور تنخواہیں دیا کرتے ہیں۔ علماء، سادات، مشائخ، اور مساکین سے آپ کو محبت ہے، اس وقت آپ بلاد دکن کے سلطان ہیں، آپ کے وزیر اور مشیر نواب مختار الملک ہیں جو صاحب علم وفضل ہیں، اور عربی، فارسی اور انگریزی سے واقف ہیں۔ عدل وانصاف آپ کا شیوہ ہے۔ تعصب اور طرفداری سے دور ہیں آپ کو بھی علماء، فضلا اور سادات کرام سے انس ومحبت ہے اور اپنے خزانہ خاص سے اُن کے لیے تنخواہیں وظائف مقرر ہیں۔

آپ کے احسانات کے منجملہ، یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ آپ نے ۱۲۷۱ھ میں، مسلمانوں

کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک بڑا مدرسہ الموسوم بہ "مدرسۂ عالیہ" قائم کیا۔ اور اُن کو مختلف السنہ کی تحصیل کے لیے جو اپنے ملک میں رائج ہیں ترغیب و تحریص دلائی اور تمام شہر میں اساتذہ، معلمین، نظماء اور منشیوں کو متعرف فرمایا۔ شیخ علی صاحب کو جو بڑے صاحب عقل و فہم تھے سات ہزار روپے سکہ حالی اخراجات کے لیے بلا کسی کم و بیشی کے مستقل طور پر عطا فرمائے۔ آپ جیسا مدبر، مشیر با تدبیر، عقلمند اور ہوشیار اس دکن کی ریاست میں کوئی نہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ذکاوت اور سنجیدہ طبیعت عطا فرمائی ہے جب میں موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے مجھے بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھا اور میری سقیم حالت کے مد نظر میرے اہل و عیال کی پرورش کے لیے سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر فرمایا۔ آپ بڑے صاحب فضل و کرم ہیں بخدا المصدق حسب ذیل مصرعہ کے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ع

"جواں بخت و جواں دولت، جواں سال"

خدا اُن کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

۲ - مولانا افضل العلماء ابو علی محمد ارتضا الصفوی المعروف بارتضاء علی خاں

قاضی القضاۃ، ولد مصطفیٰ علی خاں قاضی القضاۃ، آپ بڑے متبحر عالم تھے، علوم معقول و منقول میں بڑی مہارت تھی۔ تمام علوم کی تحقیق میں آپ کی عمر بسر ہوئی۔ آپ کی بزرگی اور فضیلت محتاج بیاں نہیں۔ نیز آپ صاحب طریقت اور خلافت سے بہرہ ور تھے۔ آپ کی تصانیف میں فرائض ارتضائیہ اور نقود الحساب اور علم منطق میں بھی تصانیف موجود ہیں۔ فارسی کلام بھی آپ کا فصیح و بلیغ ہوتا تھا، خوشنود تخلص فرماتے تھے۔ میں نے اون کے بعض اشعار اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں درج کیے ہیں۔ آپ کی کرامتوں کے منجملہ ایک کرامت یہ ہے کہ جب آپ حج اور زیارت رسولؐ سے فارغ ہو کر جہاز میں سوار ہوئے تو آپ بہت کمزور ہو گئے۔ حتیٰ کہ جہاز ہی میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی نعش مبارک بعد نماز جنازہ سمندر میں بہادی گئی جیسا کہ ملاحوں کی عادت ہے۔ آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اکثر اوقات

تسبیح تہلیل اور درود وشریف میں مشغول رہتے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ معجزات جلیلہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچاتے۔ آپ نے ۸ شعبان ۱۲۷۰ھ کو حرمین شریفین کی واپسی کے وقت بندر حدیدہ کے قریب وفات پائی۔

۳- مولوی اسلمی

آپ کا نام تو محمد سعید تھا اور لقب سراج العلماء۔ آپ فاضل اجل اور علماء اکابر سے تھے۔ ملک العلماء (بحرالعلوم) وغیرہ منقدین علماء سے اکتساب علم فرمایا اور علوم معقول و منقول میں اپنی تمام عمر گزار دی۔ عرصہ دراز تک حرمین شریفین میں قیام پذیر رہے۔ اور وہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تصنیف تحفہ اثنا عشریہ کا عربی زبان میں ترجمہ کیا تاکہ اہل مکہ اس سے استفادہ کریں۔ پھر مدراس واپس تشریف لائے اور اپنے رہنے سہنے کے لیے مضافات سعید آباد میں مکان اور باغ نیز ایک مقبرہ بھی اپنے لیے بنوایا۔ اس کے بعد سیر و تفریح کے طور پر مختلف شہروں کی سیر و تفریح اور مخلص دوست احباب کی ملاقات کے لیے حیدرآباد دکن اور اورنگ آباد تشریف لے گئے پھر نواب محمد غوث خاں کے زمانے میں اپنے وطن واپس ہوئے۔ بعض علوم میں آپ کی تصانیف مثلاً علم عقاید میں سفینۂ زرینہ اور آخری عمر میں قرآن مجید کی ایک ضخیم تفسیر چار جلدوں میں بزبان فارسی نواب عظیم جاہ کے عہد میں تصنیف فرمائی تھی آخری اجزا، مطبع جامع الاخبار میں طبع کرائے تھے۔ آپ نے ۲ محرم ۱۲۷۲ھ میں وفات پائی۔

۴- مولوی نور الاصفیا

آپ شہر حیدرآباد دکن کے مشائخ، بڑے عالم فاضل اور اخلاق حمیدہ سے متصف تھے جو مشہور آفاق ہیں، آپ کی صاحبزادی مولوی حیدر مرحوم واعظ سے منسوب تھی۔ اس سے زاید مجھے آپ کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

لہ مولوی نورالاصفیا مولوی قمرالدین اورنگ آبادی کے پوتے تھے، ۲ ذی قعد ۱۲۵۵ھ کو وفات پائے۔

۵ ۔ مولوی امین الدین احمد خاں

شہر مدراس کے اکابر علماء اور ملک العلماء کے معاصر تھے، جمیع علوم متداولہ میں آپ کی عمر گزری، اکثر تلامذہ آپ کے علماء وقت تھے، جن میں مولوی محمد غوث وغیرہ ہیں اس عاجز نے ان کو نہیں دیکھا، خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے ۶ رمضان ۱۱۹۵ھ میں وفات پائی۔

۶ ۔ حکیم احمد اللہ خاں

آپ رئیس الاطباء بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کے تھے۔ شمالی ہند سے نواب والاجاہ کے عہد میں مدراس تشریف لائے۔ آپ کی بہت سی تصانیف اور رسائل ہیں۔ مدراس آنے سے قبل متعارف تھے۔

آپ بڑے حاذق حکیم تھے اور طب یونانی میں بڑا کمال حاصل تھا، خدا اُن پر رحمت نازل کرے۔ آپ نے سنہ ۱۲۱۷ھ میں رحلت فرمائی۔

۷ ۔ مولوی اسد علی قندھاری

آپ کا اصلی نام مولوی عبید اللہ تھا۔ علوم معقولی و منقولی اور فن مناظرہ میں بے مثل تھے۔ شہر مدراس کے بعض علماء نے آپ کے سامنے زانوئے ادب طے کیا تھا جن میں مولوی محمد یوسف علی خاں آپ کے ارشد تلامذہ سے تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے بڑے متقی اور ذہین تھے۔ بقول الولد سر الابیہ کے مصداق تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

۸ ۔ مولوی آدم

مولوی صاحب، مولوی علی احمد کے رفقاء میں سے تھے آپ بڑے صاحب علم اور متقی تھے۔ آپ کو علم فقہ اور حدیث میں بڑی مہارت تھی۔ آپ نے ایک کتاب زواجر کا ترجمہ

اردو میں بغرض استفادہ عوام فرمایا تھا۔ میں نے اُن کو تو نہیں دیکھا البتہ میری ملاقات اُن کے صاحبزادے سے تھی، جو علم و فضل میں اپنے والد ماجد کے ہم پلہ نہ تھے۔ آپ نے ۵ ذی الحجہ کو وفات پائی۔

(زواجز ہندی مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن)

۹۔ اعز الدین خاں

المتخلص بہ نامی المخاطب بہ مستقیم جنگ، آپ نواب والا جاہ کے اعزا سے تھے اور صاحب علم و کمال تھے مولوی باقر وغیرہ سے اکتساب علم کیا، آپ کی فارسی اور اردو زبان میں بعض تصانیف ہیں اور فارسی کا ایک ضخیم دیوان بھی ہے۔ میں نے آپ کے اشعار اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں۔ آپ سنی المذہب تھے اور رئیس الامراء مرحوم کی ہمشیر شیعہ سے شادی کرنے کے باوجود، اپنے اصلی مذہب پر قائم رہے۔ اسی وجہ سے آپ کا لقب، مستقیم جنگ ہوگیا، خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی

۱۰۔ مفتی امیر اللہ

زمانہ ماسبق میں صدر عدالت (مدراس) کے مفتی تھے، آپ عالم، فقیہ اور عارف باللہ تھے، آخری عمر میں خدمت افتاء کو خیرباد فرمایا، اور گوشہ نشینی اور متوکلانہ زندگی بسر فرمائی، بعض اشخاص نے آپ سے علمی استفادہ کیا تھا، آپ کی جملہ اولاد صالح اور نیک ہے خدا آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ نے ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۰ھ میں وفات پائی۔

۱۱۔ ابو سعید المتخلص بہ والا

آپ صاحب علم تھے لیکن کم عقل تھے لوگوں سے حسد و عناد رکھتے تھے۔ نواب محمد غوث خاں کو آپ نے تعلیم دی اور اُن کی تعلیم ختم ہو جانے کے بعد لوگوں سے مکر گانٹھنے لگے، نواب صاحب آپ کو خان صاحب سے مخاطبت فرمایا کرتے تھے۔ اس لیے خود بہت بڑا شاعر اور

بڑا فصیح و بلیغ سمجھنے لگے۔ میں نے آپ کے حالات معدن الجواہر میں لکھے ہیں۔ اُن میں اور اُن کے فرزند حمید الدین ولا کے عادات و اطوار میں ذرا سا ہی فرق تھا۔ جس کو میں ردیف ح کے تحت متعاقب ظاہر کروں گا۔ اور حقوق العباد میں انھوں نے جو خیانت کی ہے اس کو بھی واضح کروں گا۔ جن کے منجملہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب علی رضا رایق کا انتقال ہوگیا تو اس شخص نے اُن کی ایک تصنیف تذکرہ گلدستہ کرناٹک ورثاء سے حاصل کرلی اور اس میں بعض غلط معاندانہ چیزوں کو ان کی طرف سے میرے حق میں اضافہ کردیا اور اس کو "ذوالفقار" سے موسوم کیا۔ جب یہ بات سر برآوردہ اور بہادر و شجیع اشخاص کے کانوں تک پہنچی تو انھوں نے تلوار کھینچ لی اور بعض لوگوں کو قتل کردیا اس طرح جب تلوار خون آلود ہوگئی۔ انھوں نے کہا کہ دیکھو یہی گلزار اعظم ہے آپ کا ۸ صفر ۱۲۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

۱۲۔ حکیم احسن الدین خاں

آپ کا عرف امدو میاں تھا۔ آپ حکیم علی رضا کے بھانجے تھے۔ بڑے ذہین نوجوان تھے جن کو بعض علوم میں بڑی مہارت تھی۔ خصوصاً فن طب میں اپنی نظیر آپ تھے، نواب محمد غوث خاں کے لڑکپن میں ان کے اتالیق رہے میں نے بھی ان سے بعض طب کی کتابیں پڑھی ہیں بعض علاج آپ نے عجیب و غریب کیے ہیں۔ علم طب میں ان کو اپنے ماموں علی رضا رایق سے تلمذ تھا۔ جن کا حال اللہ نے چاہا تو لکھا جائے گا۔ آپ نے ۱۳ محرم ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی۔

۱۳۔ امیر الہند اعظم جاہ

الملقب بہ رضوان مآب ابن نواب عظیم الدولہ رئیس الاسلام والمسلمین صاحب جود و سخا، متقی اور حامی دین متین تھے۔ جن کو عربی و فارسی میں بڑی مہارت تھی، علماء صلحا کے دوست اور قدردان تھے، آخر عمر میں ناگور شریف اور نتھر نگر وغیرہ شہروں کو اولیاء اللہ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے جہاں فقراء اور مساکین کو کثیر رقم تقسیم کی۔ اور

اپنے زمانہ حکومت میں ایک سیڑھی بیت اللہ شریف روانہ کی تھی، اللہ نے چاہا تو اس کی جزا میں آپ کے مدارج کے زینے بلند کرے گا۔ ماہ ربیع الاول اور ربیع الثانی میں جو میلاد النبی اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے عرس کا زمانہ ہے۔ اس کے اہتمام میں زر کثیر خرچ فرمایا کرتے تھے۔ آپ بتاریخ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۰ھ میں اللہ کے پیارے ہوگئے۔

۱۴۔ امیر الہند نواب محمد غوث خاں بہادر

ابن نواب اعظم جاہ، آپ بڑے حاتم وقت اور صاحب جود و کرم تھے اور اپنے زمانہ کے امراء میں بڑے ذہین تھے۔ لڑکپن میں دو ماہ تک علی خان، عالم سے پڑھتے رہے۔ اس کے بعد حکیم امدو میاں سے اکتساب علم فرمایا اور جب جوان ہوئے تو عربی علوم کی تکمیل مولوی جمال الدین احمد واعظ جیسے فاضل سے فرمائی پھر ابو سعید سے شاعر جید سے استفادہ کیا۔ ابو سعید کو ترجیح کی وجہ مجھے شعر گوئی معلوم ہوتی ہے۔ بعض بدطینت لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے۔ اور آپ کے بیسے ایک عالم متجر کی تذلیل کرنے کے لئے سخت غیبت کرنے لگے۔ اور یہ گندم نما جو فروش مولوی جمال صاحب مدرس ابن مدرس پر تہمت لگانے لگے کہ مولوی صاحب ایک کتاب جوہرۃ الجنان کے بعض عربی الفاظ کے معنی نہیں جانتے جس کی بعض مصاحبین نے بھی تائید کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کذابوں کا داؤ چل گیا اور ان کو نواب صاحب کے پاس رسوخ اور مصاحبت کا موقع مل گیا۔ ان کی (وآلا) عادت تھی کہ اشعار خود موزوں کرتے اور اُن کو نواب صاحب سے منسوب کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ مالا مال ہوجائیں شرح ملا کہیں سے پڑھ کر آتے اور اُس کے بعض سطور اعظم الامراء کو پڑھا دیا کرتے تھے۔ نواب صاحب کے انگریزی کے استاد ان کے ایک دبیر محمود علی خاں صاحب تھے جن کو میں نے متقی و صالح پایا۔ اور ان کے شاگرد کو نصیحت پسند۔ نواب اعظم کو علماء اور صلحاء کی صحبت پسند تھی اور ان کے مخالفین سے بھی میل جول رکھتے تھے۔ اور ان کا ہاتھ بخشش اور سخاوت میں طوفان کی طرح موجزن، اُن کے ہاتھ میں درہم و دینار، گویا پیسہ ٹکتا ہی نہ تھا۔ اس مختصر میں اُن کے انعام و اکرام کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہے علم و فضل اور لکھنے پڑھنے کے علاوہ ان کے

استعمال کچھ اور ہی تھے۔ اُن کی طرف کسی تصنیف کو منسوب کرنا ایک بہتان عظیم ہے۔ خدائے تعالیٰ اُن کو اپنی مغفرت میں ڈھانپ لے۔ آپ نے ۲۵ محرم سنہ ۱۲۷۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۵۔ مولوی امیر الدولہ بہادر

ابن عبد القادر خاں بہادر امیر جنگ، آپ کا اصلی نام محمد تقی حسین ہے۔ بڑے عابد زاہد، متقی، ابیر ہیں، ورد و وظائف کا شغل ہے۔ تمام لوگوں کے استفادہ کے لیے آپ نے شرح مشکوٰۃ فارسی، مصنفہ شیخ عبد الحق دہلوی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور اُس کا نام نجوم الہداۃ رکھا، بعد طبع اس کے مطبوعہ نسخے تحفتہً اپنے دوست احباب کو اکثر شہروں میں ارسال فرمائے۔ بقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صالح شخص کا مال بھی صالح ہوتا ہے۔ خدا اُن کو بخیر و عافیت رکھے۔

۱۶۔ مولوی انور الدین

آپ کا خطاب انور الدولہ تھا، حاجی میاں کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے باخبر رئیس تھے بعض علوم میں آپ کو تبحر تھا۔ مولوی شہاب الدین مدرس اور قاضی الاسلام سے علم کی تکمیل فرمائی۔ اور نواب اعظم جاہ کی صاحبزادی سے جو مختار النساء کے بطن سے تھی، عقد کیا۔ میں اس کو فال نیک باعث برکت سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

۱۷ مولوی ابو القاسم

ولد مولوی محمد یوسف علی خاں، عربی کتب متداولہ اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ آپ بڑے ذہین ہیں۔ ان دنوں نواب مختار الملک کے مدرسہ میں علم ریاضی کی تحصیل میں لگے ہوئے ہیں۔

خدا اُن کو سلامت رکھے۔

۱۸- مولوی ابوالمعالی

بڑے غضب اور رعب داب کے واعظ تھے، چہرہ حسین و دلکش تھا۔ ابتدائی زمانہ میں بعض اضلاع میں بحیثیت مفتی اپنے فرائض انجام دیتے رہے، پھر اس خدمت سے سبکدوش ہوگئے اور پیشۂ تجارت اختیار فرمایا ۔ وعظ کی مجلسوں میں آپ کی تقریر لحن آمیز ہوتی تھی نثر کی طرح نہیں ہوتی تھی۔ آپ کے اکثر وعظ فرقہ معتزلہ اور گمراہوں (زنادقہ) پر اعتراضات پر مشتمل ہوتے تھے۔

۱۹- مولوی اکبر صاحب

آپ سورت کے رہنے والے ہیں، جیسا کہ آپ کا نام ہے واقعی اکبر الواعظین، فصیح البیان شیریں کلام اور جادو بیان ہیں، آپ کو علم و فضل، دولت و ثروت سب کچھ حاصل ہے۔ مشائخ، علماء، سادات اور فقراء سے آپ کو بے حد خلوص اور محبت ہے۔ سرکار نظام نے آپ کو جاگیر عطا فرمائی ہے۔ حضرت محمد صلعم، صاحب مقام محمود کی میلاد کی مجلسیں نہایت اہتمام سے کیا کرتے ہے۔ مکان کو اس قدر روشنی سے آراستہ کرتے، اور بخورات اگر بتیاں اور عود خوب سلگاتے ہیں جو محتاج بیان نہیں اور بعد ختم میلاد شریف اہل مجلس کو مٹھائی تقسیم فرماتے اور حصے بخرے بھی بھجواتے ہیں خدا آپ کی عمر میں برکت عطا فرماتے۔

۲۰- مولوی اسحٰق صاحب

آپ کا خطاب طرازش خاں تھا، آپ سید قاسم نواز خاں کے صاحبزادے اور مولوی محمد غوث کے داماد تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنے خالو مولانا صبغۃ اللہ اور مولوی ارتضا علی خان (خوشنود) سے علم کی تکمیل کی۔ آپ بڑے ذہین اور سلیم الطبع تھے، فارسی زبان میں شعر کہتے تھے۔ آپ کے بعض اشعار میں نے اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں قلمبند کیے ہیں۔

۲۱۔ مولوی احمد صاحب

آپ نواب مدار الامراء کے صاحبزادے ہیں، جن کا خطاب مشاہیر خاں بھی تھا۔ آپ ذکی اور فہیم نوجوان ہیں، علم عربی و فارسی میں مہارت ہے اور علم حساب میں تو آپ کا کوئی مدمقابل نہیں۔

۲۲۔ مولوی احمد علی خاں

آپ مولوی محمد اکبر کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا خطاب قدوۃ العلماء ہے، بحیثیت ناظم عدالت سرکاری مامور رہے، آپ عالم فاضل، حافظ، قاری خوش الحان ہیں زبان فارسی اور انگریزی میں کامل عبور ہے۔ نیز علم طب میں بھی آپ کا جواب نہیں، رئیس وقت کے پاس بڑی عزت و وقعت ہے۔ نواب صاحب (سالار جنگ اول) نے آپ کو اپنے مدرسہ کا منجملہ تین ارکان کے ان کو بھی ایک رکن مقرر فرمایا ۔ اُن کا حسن سلوک بھی میرے ساتھ اچھا رہا۔ آپ نے نواب مختار الملک جیسے رئیس اسلام سے میری سفارش فرمائی ۔ خدا ان کی عمر دراز کرے۔

۲۳۔ افضل الشعراء راقم

آپ کا نام محمد حسین، اور خطاب شیریں سخن خاں ہے، شیخ صاحب کے نام سے معروف ہیں۔ میدان فصاحت کے شہسوار اور حدایق بلاغت کے محافظ (شارح)۔ علوم معقول کی تکمیل آپ نے قاضی الاسلام سے اور علوم منقول کی قاضی القضات سے فرمائی، آپ کو عربی زبان پر بڑا عبور ہے، فارسی میں فصیح و بلیغ شعر کہا کرتے ہیں، آپ نے ایک رسالہ علم عروض میں تصنیف کیا ہے اور ایک تذکرہ شعرا بھی تالیف کیا ہے جو نواب اعظم کے نام سے معنون ہے۔ میں نے اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں آپ کی کچھ توصیف کی ہے۔ انھوں نے اپنی تالیف میں بجائے تعریف کے میری مذمت کی ہے۔ گویا اس طرح انتقام لیا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ یہ جانتے تھے کہ قرآن کی تنظیم و تعلیم یہ ہے کہ احسان کا بدلہ سوائے احسان کے

کچھ نہیں۔ بقولہ تعالیٰ هل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ آپ معلم بھی تھے اور ادیب بھی کبھی ان کو مجھ سے محبت تھی۔ اور باہم اتحاد و خلوص تھا، جب ان کی حالت بدلی تو وہ بھی بدل گئے۔ افسوس ہے کہ میرے دوست نے دولت کی خاطر، دوستی اور انجام کار کو ملحوظ نہیں رکھا اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا۔ غرض جو معلوم ہونا تھا وہ ہوگیا۔ فی الواقعی میں نے گلزار اعظم کے بعض صفحات پڑھے اور میں نے دیکھا کہ مولف نے رات کے وقت اندھیرے میں اندھا دھند لکڑیاں چنی ہیں، جس میں رطب و یابس یعنی کچی پکی سب ہی ہیں۔ میں نے ان کے اشعار اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں مگر میری نظر سے اُن کا دیوان نہیں گزرا۔ حرمین کی زیارت کے لیے گئے تھے اور بخیر و عافیت واپس ہوئے۔

(ردیف، ب)

۲۴۔ مولوی باقر آگاہ

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم، منجانب اللہ آپ کی تائید ہوتی۔ اللہ نے آپ کو شرح صدر سے مشرف فرمایا اور علوم کے دروازے آپ پر کھول دیے آپ نے اپنے استاد سے سوائے مصباح کے اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن آپ بڑے ذہین تھے جس کی نظیر نہیں۔ قاموس تو آپ کو حفظ تھی، علامہ سیوطیؒ کے اکثر تصنیفات کا آپ نے مطالعہ فرمایا اور بڑے عالم، کامل اور شیخ فاضل ہوگئے۔ رات رات بھر مطالعہ میں گزر جاتی تھی حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ اور علم کی پیاس نہ بجھتی، حقیقت یہ ہے کہ علماء عصر کو آپ پر رشک و حسد ہوتا تھا۔ آپ کی معلومات اور عربی و فارسی طرز تحریر، آپ کے کمال فصاحت پر دال ہے ۔ آپ نے سیرۃ النبی آنحضرت صلعم کا ترجمہ احادیث کی رو سے، اپنی زبان (اردو) میں کیا تاکہ عام لوگوں کو اُس سے فائدہ پہنچے، آپ کی تصانیف تقریباً پچاس بلکہ اس سے زاید ہی ہیں۔ میں نے اُن کو نہیں دیکھا، البتہ میرے والد ماجد اور چچا ان کے شاگرد تھے۔ آپ نے ۱۴ ذلحجہ ۱۲۲۰ھ میں وفات پائی خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

۲۵ - بدرالدولہ

آپ کا اصلی نام صبغۃ اللہ محدث اور خطاب قاضی الملک ہے، شیخ الاسلام کہلاتے ہیں۔ مولانا محمد غوث شرف الملک شافعی المذہب کے صاحبزادے ہیں جو بڑے عالم فاضل اور عارف کامل بزرگ ہیں۔ جو گروہ علماء وقت میں اس وقت تک بقید حیات ہیں۔ مولوی بدرالدولہ نے اپنے والد ماجد، اور ملک العلماء، مولانا عبدالعلی بحرالعلوم اور مولوی علاءالدین سے علوم میں دسترس حاصل فرمائی۔ آپ نے اپنی زیادہ عمر علم طب جسمانی اور روحانی میں گزاری آپ صاحب طریقت و خلافت تھے۔ آپ کی تصانیف مختلف علوم میں موجود ہیں، جن کا ذکر میں نے "معدن الجواہر" میں کیا ہے۔ آپ نے ایک ضخیم تفسیر قرآن فیض الکریم کے نام سے اردو زبان میں عام لوگوں کے استفادہ کے لیے لکھی ہے۔ فی الواقعی آپ شیخ المسلمین ہیں۔ میرا اعتقاد یہ ہے کہ حقیقت میں بلحاظ علم حدیث اور قرآن تبحر کے لحاظ سے آپ اپنے وقت کے برگزیدہ عالم اور امام ہیں۔ میں نے اُن سے انوارالتنزیل مصنفہ بیضاوی اور مشکوٰۃ المصابیح اور اتمام الدرایۃ مصنفہ علامہ سیوطی پڑھی ہے۔ آپ صاحب طریقت اور خلافت بھی ہیں، خدا ان کو بدیر سلامت رکھے۔

۲۶ - بخشی الملک محتشم الدولہ

آپ کا اسم گرامی محمد عبداللہ تھا آپ صاحب علم اصحاب سے تھے، حافظ محمد حسین محمد باقر ملک العلماء اور محمد غوث سے اکتساب علم فرمایا۔ مولانا غفار شاہ صاحب سے بیعت ہوئے جو مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کے خلفاء سے تھے۔ آپ نواب (والاجاہ) کی فوج کے افسر تھے، اور مولوی محمد غوث المخاطب بہ شرف الملک کے قرابت دار تھے۔ آپ عالم فاضل فقیہ نیک طینت اور متقی تھے۔ میرے عم بزرگوار عارف الدین اور ان میں باہم بڑا خلوص اور محبت تھی خدا اُن کی مغفرت کرے۔

آپ نے ۲۶ محرم ۱۲۶۷ھ میں وفات پائی۔

۲۷۔ مولوی بدرعالم

مولوی صاحب نتھر نگر کے مشائخ اور میرے پیر طریقت مولانا سید جام عالم واعظ کے عم بزرگوار تھے۔ آپ کی تمام عمر عربی اور فارسی علوم میں بسر ہوئی۔ آپ کے تفصیلی حالات اور تصانیف کا مجھے علم نہ ہوسکا۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

۲۸۔ برہان خاں ہندی

آپ بڑے عالم تھے، فارسی کے بڑے ماہر تھے نیز عربی زبان بھی جانتے تھے۔ اپنے وقت کے اساتذہ میں سے تھے، مظہر علی خاں کے پاس بحیثیت منشی ملازم تھے۔ فن انشا میں آپ کی بعض تصانیف موجود ہیں۔ تزک والا جاہی بھی آپ کی تصنیف ہے، جس میں ابتداء سے لے کر آخر تک ریاست کرناٹک کے حالات قلمبند کیے ہیں۔ آپ نے ۲، رجمادی الثانی ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔

۲۹۔ مولوی حافظ بدرالدین

ابن حافظ حیدر صاحب۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ علوم عربی میں آپ کو بے حد عبور تھا۔ مجھے ان سے کبھی ملاقات کا موقع نہیں ملا۔ ان کے والد ماجد بڑے زاہد، عابد، اور متقی تھے، حافظ صاحب نیک آدمی تھے۔ جو حرمین شریفین کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ پھر واپس آگئے غرض بقول الولد سر لابیہ، اپنے والد ماجد کے ہم قدم تھے۔

آپ نے ۱۲ شعبان ۱۲۳۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(ردیف 'ت')

۳۰۔ مولوی تراب علی، ناؔمی

آپ کلکتہ سے مدراس تشریف لائے تھے۔ بڑے متبحر عالم تھے۔ علم منطق میں تو ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ نیز ان کو فارسی محاوروں پر بھی بڑا عبور تھا۔ عجم کی طرف بھی گئے تھے، اور وہاں

مرزا قتیل سے ان کی ملاقات ہوئی تھی پھر وہاں سے مدراس آگئے اور مدرسہ عالیہ کے مدرس مقرر ہوئے۔ ان میں اور مستقیم جنگ نامی میں باہم، تخلص کی یکسانیت کی وجہ سے ان بن رہی۔ آپ متین، قوی اور بڑے دین دار تھے، قد آور اور حسین تھے۔ برہنہ شاہ نامی مشائخ المعروف بہ تعظیم ترک پر آپ کا بڑا رعب تھا، اپنے زمانہ قیام تک آپ کو ان سے نفرت رہی۔

آپ کی تصانیف میں وسیط النحو، اور ایک کتاب علم منطق میں الدر المنظوم (عربی قلمی، سعیدیہ کتب خانہ) یادگار ہے، جس کا صلہ اُن کو سات ہزار روپے عطا ہوا تھا۔ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے گئے اور واپس آئے مگر مرض موت لاحق ہو گیا تھا۔ میسور میں مقیم رہے۔ ۱۷ ربیع الاول ۱۲۴۲ھ میں وفات پائی۔ مقبرہ ٹیپو سلطان شہید کے احاطہ میں دفن کیے گئے۔ خدا ان کو غریق رحمت کرے۔

مولوی تاج الدین بہجت

تاج الدین ولد غیاث الدین، عالم فاضل ہیں آپ کو عربی فارسی میں کامل مہارت ہے، آپ نے مولوی سید خیر الدین، تراب علی اور حسن علی سے علم کی تکمیل فرمائی۔ فارسی اور اردو میں شعر کہا کرتے ہیں، اور ایک مفید شرح گلستان کی الموسوم بہ چمنستان لکھی ہے بعض اضلاع پر بحیثیت مفتی اپنے فرائض انجام دیئے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

تاج الامراء، ملک الشعراء

آپ کا اصلی نام علی حسین تھا، تخلص ماجد، المخاطب بہ تاج الامراء و ملک الشعراء۔ نواب عمدۃ الامراء، ابن نواب والا جاہ، کے صاحبزادے تھے، فارسی زبان میں گویا افصح الفصحا تھے، نظم فارسی میں ان جیسا اب تک ہندوستان میں کوئی پیدا نہیں ہوا، پہلے آپ مولوی باقر سے مشورہ سخن کرتے تھے، بعض اشرار کے بھڑکانے سے اصلاح لینی ترک کر دی، حکومت میں انقلاب آجانے سے ریاست سے محروم ہو گئے اور رحلت فرمائی۔ اس واقعہ کو اٹھارہ سال ہو گئے۔ ۲ ذلحجہ ۱۲۱۶ھ تاریخ وفات ہے۔ آپ نے ایک دیوان یادگار چھوڑا ہے۔ میرے

والد ماجد ان کے ہمنشین تھے، اور جودت طبعی کی وجہ سے ان کی عزت کرتے تھے۔ ماجد اہل زبان کے دواوین کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ پورا کلیات صاحب ان کی نظر سے گزرا اور اس پر بعض حواشی بھی لکھے کیونکہ انھوں نے اس کو اپنے قلم سے لکھا تھا اس کے صحیح ہونے میں شبہ نہیں۔ اس میں مزاحیہ مضامین بھی ہیں تاکہ اہل ہند اس سے استفادہ کر سکیں، بعض معنوی تراکیب سے گریز کیا ہے جس سے ہندوستان کے لوگ غیر مانوس ہیں، مثلاً یاران فانی و فاختہ سرو قوام ایسی مثالوں پر فخر بھی کیا ہے۔

اس کو جسارت پر محمول کرنا چاہیے۔ اس قسم کی تنقید ہم نہیں کر سکتے جو انصاف پسند کے لیے قابل غور ہے اور تعصب سے احتراز ضروری ہے۔ آپ کا دیوان ضخیم ہے اور کمال فصاحت پر مشتمل ہے، خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے۔

(ردیف "ج")

۳۳۔ مولوی جام عالم

مولوی جام عالم سید قدر عالم کے صاحبزادے اور نظر نگر کے سادات سے تھے۔ ان کا عرف جامی تھا۔ آپ بڑے فصیح و بلیغ واعظ تھے، شرعی علوم کی تعلیم آپ نے مولوی عبدالودود سے حاصل فرمائی۔ آپ بڑے ذکی اور فہیم تھے، سرکاری محکمۂ افتاء کے مفتی بھی تھے، علم طریقت میں آپ والد ماجد اور جد امجد سے مستفیض ہوئے ہیں آپ کی بارگاہ یعنی (خانقاہ) میں حاضر ہوا اور آپ کا وعظ سنا، نیز بیعت بھی کی، آپ بڑے شیخ صالح، سنت نبویؐ کے متبع تھے۔

۳۴۔ مولوی جمال الدین احمد

حنفی المذہب اور واعظ تھے۔ آپ مولوی علاؤ الدین احمد کے صاحبزادے اور ملک العلماء (بحر العلوم) کے نبیرگان میں سے تھے۔ آپ عالم فاضل اور صاحب طریقت و خلافت تھے آپ کے جد امجد کا مدرسہ آپ ہی کی نگرانی میں عرصۂ دراز تک رہا۔ آپ نواب محمد غوث خاں کے استاد بھی رہ چکے ہیں۔ آپ گلابی رنگ کا لباس باندھنے اور چادر بھی اسی رنگ کی ہوا کرتی

تھی جو ہندوستان کے بعض مشائخ کا بانا ہے۔ میں نے ان سے چند دنوں شرح موجز مصنفہ نفسی رحمۃ اللہ علیہ کے دو جزو پڑھے تھے۔ مولوی صاحب زیر ترجمہ نے ۸ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ میں وفات پائی۔

۳۵۔ مولوی جلال الدین حسین خاں شافعی

آپ نواب عظیم جاہ اور نواب محمد غوث خاں مرحوم کے عہد میں حسین صاحب کے نام سے معروف تھے۔ محکمۂ عالیہ کے احکام آپ ہی نافذ فرمایا کرتے تھے۔ بڑے شیخ صالح اور متقی تھے۔ علم فقہ میں آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی۔ مولوی میر محمد علی واعظ سے بیعت ہوئے اور پھر آخر عمر تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔ آپ نے ۱۵ محرم ۱۲۶۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۳۶۔ مولوی جعفر صاحب

آپ نایطی ہیں، شاکر تخلص ہے، عالم فاضل شخص ہیں، مولانا یعقوب اور قادر علی رایض، مولانا شہاب الدین مدرس اور یوسف علی خاں سے علوم متداولہ کی تکمیل فرمائی، پھر مولانا قاضی القضاہ سے بھی کچھ پڑھا اور انھیں کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ اب آپ حیدرآباد دکن تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے سید سعد الدین کا بھی یہی شغل ہے آپ مولانا اسلمی صاحب کے رفقاء میں سے ہیں۔ ان کی تفسیر فارسی کی کتابت اور تصحیح فرمائی ہے میں نے ان کو ہمیشہ باوجود لوگوں کے رشک وحسد کے مخلص پایا۔ خدا آپ کی فضیلت اور خیر و برکت کو قائم رکھے، آمین۔

۳۷۔ جان جہاں خاں

جان جہاں خاں ولد خان عالم خاں، آپ اپنے والد ماجد کے قدم بقدم تھے۔ آپ کو علوم عربی اور فارسی میں بڑا تبحر تھا۔ فن طب انگریزی (ڈاکٹری) میں آپ کی تمام عمر بسر ہوئی اور اس علم وفن کو آپ نے مدرسہ میں اپنے بھائی خیر الدین خاں کے ساتھ عرصہ دراز تک پڑھ کے

حاصل کیا تھا اور سند بھی حاصل کی تھی۔ آپ کی ہمشیرہ عزیزہ نواب عظیم جاہ سے منسوب تھیں جو شاہ بیگم ہمشیرہ رئیس الامراء کی لڑکی کے بطن سے تھیں۔

(حرف ح)

۳۸۔ حافظ احمد خاں

ولد قاضی محمد تلمسانی آپ بڑے شیخ کبیر اور علامہ تھے۔ فن ریاضی میں تو آپ کا کوئی نظیر نہ تھا۔ آپ نواب عظیم الدولہ کے زمانۂ حکومت میں، دیوان ریاست بھی تھے۔ آپ کی بعض تصانیف علم فقہ اور ریاضی وغیرہ میں موجود ہیں۔

آپ نے ۸ رمضان سنہ ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔

۳۹۔ مولوی حبیب اللہ

آپ بڑے مسن بزرگ اور صاحب علم و عرفان تھے، لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض مسایل شریعت و طریقت حل کیا کرتے تھے، مولانا عبدالرحمن فقیہ آپ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ کی آخر عمر میں بصارت جاتی رہی تھی۔ ملک العلماء کے مدرسہ میں آپ کی سکونت تھی۔ آپ نے ۹ شوال سنہ ۱۲۴۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۴۰۔ مولوی حسن علی صاحب

مدرسۂ عالیہ کمپنی کے مدرس تھے۔ آپ عالم متبحر، جمیع علوم پر حاوی تھے۔ علوم ریاضی میں تو آپ کی کوئی نظیر نہ تھی، درس و تدریس میں آپ مولوی تراب علی ناتی کے معاون تھے میں نے آپ کو حلیم الطبع، سنجیدہ کریم اور رحیم پایا، خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ کے دو صاحبزادے نیک اور صالح تھے، خدا ان دونوں کو قائم دایم رکھے۔ آمین

آپ نے بتاریخ ۲۹ رجب سنہ ۱۲۵۸ھ میں رحلت فرمائی۔

۴۱۔ حیدر جنگ بہادر

آپ بڑے دانشمند، فہیم اور ہوشیار امیر تھے۔ آپ کو فارسی اور انگریزی زبان میں بڑی قدرت تھی، آپ نواب والاجاہ کے عزیز تھے، اور نواب عظیم جاہ یا ان کے اعزہ کی طرف سے بحیثیت وکیل لندن گئے تھے، اور وہاں عرصہ دراز تک مقیم رہے۔ مگر بے نیل مرام واپس ہوئے، حکام کی نظر میں آپ کی بڑی وقعت تھی۔

۴۲۔ مولوی حسن محمد زماں حیدر آبادی

آپ بڑے شیخ کامل، اور عالم فاضل شخص تھے۔ آپ کو فارسی و عربی میں بڑا تبحر تھا حافظ محمد علی مرحوم سے بیعت تھے، آپ کو دنیا سے نفرت تھی، بڑے نیک اور زاہد تھے۔ دولت مندوں کے پاس نہیں جایا کرتے تھے، اللہ کی یاد میں مشغول رہا کرتے تھے۔

۴۳۔ مولوی سید علی موسیٰ رضا

آپ سادات کرام اور مشایخ عظام سے ہیں۔ سرکار نظام کے عہدیداروں میں شامل ہیں۔ رئیس المسلمین نواب مختار الملک بہادر آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ بڑے شجیع، سخی، اقربا نواز اور اخلاق حسنہ سے متصف ہیں۔ آپ نے ایک کتاب اردو زبان میں، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب میں تصنیف فرمائی ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۴۴۔ مولوی حبیب اللہ

ولد سید قاسم نواز خاں، آپ مولوی محمد غوث صاحب کے داماد اور صاحب علم و فضل ہیں۔ محکمۂ عالیہ کے مفتی ہیں، حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے اور واپس تشریف لائے۔ آپ بڑے اچھے خوشنویس ہیں، اور اس کے رموز سے واقف ہیں۔ آپ نے اس فن میں، جب مدراس آئے تو مرزا بزرگ سے استفادہ کیا۔ خدا ان کو حفظ و اماں میں رکھے۔

۴۵۔ مولوی حیات خاں

آپ کو ادب میں بڑا عبور تھا، مولوی شہاب الدین صاحب مدرس سے تلمذ حاصل تھا بڑے ذکی اور ذہین تھے، مولوی محمد غوث صاحب کے مکان میں مقیم تھے اور ان کے پوتوں کو کچھ دنوں پڑھایا ہے۔

۴۶۔ مولوی حسین لطف اللہ خاں

مدارالامراء کے صاحبزادے ہیں، ذہین صاحب علم وفضل نوجوان ہیں اور اپنے والد ماجد اور اپنے چچا سے علم حاصل کیا، فارسی میں آپ کو کافی مہارت ہے۔ اپنے والد کی طرح اخلاق حسنہ سے متصف ہیں۔ خدا ان کی عمر دراز کرے اور اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔

۴۷۔ مولوی حسین عطاء اللہ

آپ قاضی الملک کے صاحبزادے ہیں بڑے ذہین نوجوان شخص ہیں۔ اپنے والد ماجد سے پڑھا لکھا، آپ کو زبان عربی اور فارسی پر کافی عبور ہے۔ خدا آپ کی عمر دراز کرے اور علم نافع عطا فرمائے۔

۴۸ حاجی سیّد عبداللہ

آپ کی مادری زبان عربی ہے بڑے ذہین۔ کریم النفس اور سمجھ دار نوجوان ہیں۔ ان کے والد ماجد کے دادا سید محمد امیر مکہ معظمہ میں بڑے عالم فاضل شخص تھے۔ آپ کی تصانیف میں سبل اسلام شرح بلوغ المرام موجود ہے۔ آپ کا مذہب سنت جماعت ہے۔

۴۹۔ مولوی حسن پیر

والد سیّد شاہ تاج الدین قادری الیوری آپ سادات سے تھے، عالم فاضل، سنجیدہ

طبعیت اور ذہین تھے، حافظ قرآن بھی تھے، فارسی، عربی زبانوں پر بڑا تبحر تھا، مولوی شمس الدین فیض، اور مولوی حبیب اللہ اورنگ آبادی سے علم کی تکمیل فرمائی۔ نواب منصر جنگ بہادر ابن نواب سلطان حسین خاں مرحوم آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔

مولوی حافظ یار جنگ : م المعروف بہ اولیا صاحب

آپ نواب اعظم جاہ اور عظیم جاہ کے نہایت مقرب اور بڑے مخلص دوست تھے۔ آپ نے قرآن حفظ کر لیا تھا، آپ کو امارت اور شان و شوکت پسند تھی، زیادہ سے زیادہ دولت و ثروت کے خواہشمند تھے مگر حقیقت میں وہ ولی تھے۔ آپ نے ۲ جمادی الاول ۱۲۶۶ھ میں وفات پائی۔

مولوی حمید الدین

آپ مچھلی بندر کے قاضی ہیں، اور اس سے قبل، عرصہ دراز تک بعض اضلاع میں مفتی صدر امین رہے، فقہ اور علم الفرائض وغیرہ میں عمر بسر ہوئی۔ مولوی عبد الودود، تراب علی اور مولوی حسن علی سے آپ کو تلمذ ہے۔ حیدرآباد دکن تشریف لے گئے اور مولوی فضل رسول جیسے عارف کامل سے بیعت کی۔ خدا ان کو حامد و محمود رکھے۔

مولوی منشی حمید الدین

عالم فاضل شخص ہیں، علوم معقول و منقول پر حاوی ہیں۔ لوگ ان کے پاس تحصیل علم کے لیے آیا کرتے ہیں۔ علمائے حیدرآباد سے آپ نے علم حاصل کیا۔ آپ دار الانشاء سفیر حیدرآباد (رزیڈنسی) کے ایک عہدیدار ہیں۔ میرے والد ماجد اور ان میں باہم بہت مخلصانہ تعلقات ہیں۔ خدا ان کو حامد اور محمود رکھے۔

۵۳۔ مولوی حمیدالدین ولا

آپ ابو سعید والا کے صاحبزادے تھے۔ بڑے شریر النفس تھے ان کی دوستی بھی شر و فساد سے خالی نہ تھی۔ مولوی خیرالدین کے شاگرد تھے۔ نیکی کی طرف مایل نہ تھے ہمیشہ برائی اور نقصان پہنچانے کی فکر میں رہا کرتے تھے۔ بعض علم معقول کی کتابیں مولوی تراب علی اور مولوی حسن علی سے پڑھی تھیں۔ مدمنع تھے، نواب عباس علی خاں کا تو گھر اس شخص نے تباہ کر دیا۔ باوجود اس کے کہ نواب صاحب ان کے اور ان کے پدر بزرگوار کے محسن تھے۔ جب کہ میں صاحب اولاد تھا، اور علالت کا سلسلہ جاری تھا۔ میں نے مدرسہ میں امتحان دینا چاہا اور مجھے مولوی تراب علی مرحوم سے امید تھی کہ وہ میری اس خواہش کو منظور کرلیں گے مگر اس شریر النفس نے باوجود کہ مجھ سے اس کی دشمنی نہ تھی میرے متعلق کہا کہ فلاں ابن فلاں کیوں امتحان دینا چاہتا ہے وہ تو بچوں سے بھی گیا گزرا ہے۔ انشاء تک لکھنا نہیں آتا۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اس زمانے میں فارسی میں اس شخص سے بھی زیادہ قابل تھا، غرض ولا اپنے خبث باطنی میں معروف و مشہور تھا، حتیٰ کہ وہ اپنے استاد بلکہ اپنے باپ کو بھی حسد کی نظر سے دیکھتا تھا۔ فارسی میں اس شخص کے بعض اشعار موجود ہیں لیکن زیادہ تر مسروقہ ہیں۔ اس نے بتاریخ ۱۳ رمضان ۱۲۶۶ھ وفات پائی۔

۵۴۔ خان عالم خاں، فاروق

آپ کا اسم گرامی محمد معروف تھا، جان جہاں خاں کے صاحبزادے تھے، معروف کی مناسبت سے اسم بامسمیٰ یعنی صاحب کرم اور سخی تھے۔ آپ کو مختلف فنون میں مثلاً علم طب، علوم ریاضی علم عروض اور موسیقی وغیرہ میں مہارت تھی، اسی طرح آپ کا علم عربی لغات کے مطالعہ سے اور زیادہ ہوگیا، نیز فارسی اور ترکی زبان کے مطالعہ میں عمر گزر گئی۔ آپ کو اہل زبان سے میل جول اور گفتگو کرنے میں لطف آتا تھا۔ آپ ان کو اپنے پاس مدعو کرتے اور ہم طعامی کا شرف حاصل فرماتے۔ میں نے ان سے بعض فارسی انگریزی اور عربی کتابیں پڑھی ہیں اور بارہا

ان کے دستر خوان پر کھانا بھی کھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ذہن روشن عطا فرمایا تھا۔ آپ علماء کی تصنیفات سے بہت کچھ مستفید ہوا کرتے تھے۔ تساہل اور دروغ گوئی سے احتراز فرماتے تھے۔ آپ تقریباً بارہ زبانیں جانتے تھے، اپنے استاد سے صرف بعض رسایل صرف و نحو عربی کے پڑھے۔ ترکی زبان مرزا علی بخت اظفری مرحوم سے پڑھی تھی مگر واقعہ یہ ہے کہ خان عالم کے معلومات کچھ وہابیانہ ہو گئے تھے۔ کیونکہ انھوں نے میر محمد علی واعظ رامپوری جیسے وہابی سے بیعت کی تھی اور خلافت بھی حاصل فرمائی تھی، علماء نے ان کے شیخ کی طرح ان کو بھی گمراہ قرار دیا تھا، اس لیے میں نے ان کی صحبت ترک کر دی کیونکہ میں حقیقت میں شیخ الاسلام اور علماء (سنت جماعت) کا پیرو تھا، انھوں نے علم طریقت میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ خان عالم نے بھی ایک مبسوط کتاب اردو زبان میں لکھی ہے۔ جس میں انھوں نے اپنے مخالف کے رسالہ کے جواب میں احادیث شریف اور اقوال ائمہ کے اسناد سے مدلل جواب دیا ہے، مگر میری نظر سے وہ کتاب نہیں گزری۔ یہ مطبع جامع الاخبار مدراس میں طبع ہوئی تھی آپ نے عربی، فارسی اور اردو میں اشعار کہے ہیں، آپ فصیح و بلیغ شاعر تھے میں نے ان کے بعض اشعار اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں، خان عالم کو عربستان کے اہلِ زبان سے موانست تھی، اور وہ ہمیشہ قاموس اللغات، صراح وغیرہ کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خدائے تعالیٰ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے گناہوں کو معاف فرمائے اور محمد صلعم کی شفاعت سے نوازے۔ آپ نے ۲۲ رمضان ۱۲۷۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۵۵۔ مولوی سید خیر الدین، فایق امامی

آپ سید عاصم خاں کے قرابتدار تھے۔ عربی علوم کی تحصیل میں آپ کی عمر گزری، مولوی علاؤالدین وغیرہ سے تلمذ حاصل تھا، سلطان حسین خاں کے ہمراہ حیدرآباد دکن وارد ہوئے، اور مہاراجہ (چندو لال) کے زمانے میں مدرسی کی خدمت ملی۔ ان کے دو صاحبزادے تھے مگر کچھ علمی ورثہ اپنے پدر بزرگوار سے ان کو نہیں ملا، آپ نے ۱۲۴۳ھ میں وفات پائی، خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

۵۶ - مولوی خیر الدین

آپ مصطفےٰ علی خاں قاضی القضاۃ کے صاحبزادے اور مولوی ارتضا علی خاں کے بھائی ہیں۔ بڑے شیخ بزرگ اور متین عالم فاضل شخص ہیں۔ نواب مختار الملک کے عہد میں آج سے آٹھ سال قبل حیدرآباد دکن تشریف لائے اور آپ سے ملازمت کی استدعا کی۔ نواب صاحب نے اپنی عنایت سے ان کو اورنگ آباد بھیج دیا اور وہاں قضاءت کی خدمت عطا فرمائی۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔

۵۷ - خواجہ عزیز خاں

خاں صاحب موصوف نواب والاجاہ کے عہد میں شہر محمد پور (آرکاٹ) میں موجود تھے علوم عربی میں طویل عمر گزار دی۔ آپ کی رئیس الاسلام (نواب آرکاٹ) کے پاس بڑی قدر و منزلت تھی اس سے زاید حالات سے میں واقف نہیں ہوں۔ خدا ان پر رحمت فرمائے۔

۵۸ - خواجہ کمال الدین۔م

آپ صاحب علم و فضل اور ذی مرتبت اور صاحب ثروت تھے، میں نے ان کو لڑکپن میں بمقام محمد پور دیکھا تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۹ - حافظ خیرات حسین

آپ حافظ قرآن تھے۔ اکثر کتب متداولہ مولوی عطاء اللہ قاضی القضاۃ سے پڑھیں میری رائے میں صاحب موصوف بڑے صابر اور صاحب برکت تھے، ان کے والد ماجد اپنی نگرانی میں ان کے استاد کے مکان پر پہنچایا کرتے تھے۔

۶۰۔ مولوی خیر الدین خاں

خان عالم خاں کے صاحبزادے ہیں اور بڑے اہل علم ہیں۔ آپ کو عربی فارسی میں کافی عبور ہے، آپ نے طب ڈاکٹری کی تعلیم انگریزی میں اپنے اساتذہ سے حاصل کی۔ اور اس فن کے بڑے ماہر ہیں والد کی طرح ان کا ذہن بہت اچھا ہے، کچھ دنوں مولانا شیخ اسلام سے اصول فقہ میں ایک کتاب پڑھی تھی، خدا ان کی برتری کو قائم رکھے۔

۶۱۔ مولوی خیر الدین حسین

آپ اسم بامسمّیٰ ہیں، فارسی میں مہارت ہے اور آپ مشائخ علم طریقت اور صاحب خلافت ہیں۔ آپ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، خدا ان کو سلامت رکھے، آمین۔

۶۲۔ دیانت علی خاں

آپ عالم آدمی تھے، علم ریاضی میں آپ کی نظیر نہ تھی۔ واقعی آپ بے مثل تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔ حافظ احمد خاں مرحوم کے شاگرد تھے۔ آپ کو مطالعہ کا بڑا شوق تھا۔ آپ نے ۱۴ ذیقعدہ ۱۲۵۹ھ میں رحلت فرمائی۔

۶۳۔ داؤد خاں م ج

آپ کو مولوی علاؤ الدین احمد اور عبد الواحد مرحومین سے تلمذ ہے۔ آپ نے کتب علوم متداولہ پڑھیں اور بحث و مباحثے بھی سنے، فی الواقعی آپ عالم متجر اور صاحب برکت ہیں، حیدر آباد دکن نواب محمود نواز خاں مرحوم کے ساتھ وارد ہوئے تھے۔ آپ کے دو نیک اور صالح صاحبزادے ہیں خدا ان دونوں کو سلامت رکھے اور باہمی محبت عطا فرمائے۔

۶۴۔ رشید الدین

قاضی حمید الدین مفتی اور صدر امین کے صاحبزادے ہیں، اہل علم سے اکتساب علم فرمایا ہے آپ کو علم صرف و نحو اور علم فقہ میں مہارت حاصل ہے۔ ذہین نوجوان شخص ہیں۔ خدائے تعالیٰ۔ جیسا کہ ان کا نام رشید ہے قائم رکھے۔ آمین

۶۵۔ رضا صاحب رائق : م

آپ کا اسم گرامی علی رضا تھا طبیب حاذق تھے، امراء اور غربا کا علاج کرتے تھے۔ طب میں سدیدی، نفیسی اور قانون وغیرہ پڑھی تھی۔
مولوی باقر (آگاہ) اور حکیم احمد اللہ خاں سے اکتساب علم فرمایا۔ آپ ذہین شخص تھے۔ نواب صاحبان (آرکاٹ) کے مقرب تھے۔ آپ کے اشعار فارسی میں بلاغت سے مملو ہیں ان کے بعض اشعار میں نے اپنے تذکرۂ معدن الجواہر میں درج کیے ہیں۔ آپ نے ایک کتاب الموسوم بہ گلدستہ کرناٹک تالیف کی تھی جو ابو سعید والا سے معنون ہے۔ آپ نے ۵ رجب ۱۲۴۸ھ میں وفات پائی۔

(ردیف ز)

۶۶۔ مولوی زکی الدین احمد خاں، (م)

آپ شیخ کبیر، عالم فاضل اور فقیہ کامل تھے، قاضی ارتضا علی خاں صاحب کے رشتہ دار تھے نیز آپ ملکی جج، صدر منصف یعنی قاضی تھے جو ہندوستانیوں میں سے تھے۔ آپ کو پانچ سو روپے تنخواہ ملا کرتی تھی، بنگلور آپ کا مستقر تھا، خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

۶۷۔ مولوی زین العابدین، م

آپ کا عرف سلطان میاں ہے۔ قاری غلام حسین شہید کے صاحبزادے ہیں۔ عربی

فارسی میں کامل مہارت ہے۔ مولوی خیر الدین خالق، قاضی سید عبد اللہ اور حکیم امداد میاں
کے شاگرد ہیں اور فارسی میں اپنے ماموں عارف الدین خاں اور سید ابوالحسن حیرت
سے تلمذ ہے، حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ اُن کو خدائے تعالیٰ جیسا کہ
ان کا نام ہے، عابد و زاہد رکھے۔ آمین۔

(ردیف س)

۶۸۔ سلطان حسین خاں حنفی : (ح)

آپ مولانا محمد مغربی قاضی تلمسانی انصاری کے صاحبزادے تھے، آپ کو علم و فضل دولت
و ثروت سب کچھ حاصل تھا، بڑے سخی اور جواد تھے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت سے
اپنے بھائی محمود نواز خاں کے ساتھ مشرف ہو کر حیدر آباد تشریف لائے۔ آپ کی اولاد واحفاد
سب کے سب نیک اور صالح ہیں۔ میرے عم بزرگوار عارف الدین اور میرے والد ماجد
عارف الدین خاں ان کے رفقاء میں سے تھے۔ خدا ان پر رحمت نازل کرے۔

۶۹۔ سلیمان صاحب

المخاطب بہ انتظام جنگ ابن محمود نواز خان ابن قاضی محمد مغربی تلمسانی۔ آپ بڑے
سخی اور کریم ہیں، حرمین شریفین کی زیارت بھی کی اور قرآن بھی حفظ فرمایا، آپ کو علم
فقہ اور عقاید میں بڑا عبور ہے۔ آپ کی جملہ اولاد نیک اور صالح نکلی، خدائے تعالیٰ آپ کو
اپنے والد بزرگوار مرحوم کے حظیرہ کی منتظمی پر برقرار رکھے۔ آمین

۷۰۔ سید عباس خاں جاگیردار ادگیر۔ م

آپ سید عبد القادر خاں المخاطب بہ فتح جنگ مرحوم کے فرزند تھے۔ صاحب
علم و فضل، اور بخشش و کرم سے آراستہ اور علماء اور غرباء کے ملجا و ماویٰ تھے۔ حمید الدین
ولا وغیرہ شریر النفس اشخاص نے گرفتار کرا کے گھر سے نکلوا دیا۔ آپ نے رنج و غم ہی میں

قید خانہ میں انتقال فرمایا۔ خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ کی تاریخ وفات ۲۳ ذیحجہ ۱۲۵۶ھ ہے۔

۷۱۔ سید قلندر حسین خاں

آپ عباس علی خاں کے بھائی اور مشائخ سادات سے ہیں اور صاحب علم و فضل بھی ہیں آپ کی اوقات عبادت الٰہی، ذکر اور درود وظائف میں بسر ہوتی ہے۔ عرصہ دراز کے بعد حیدرآباد دکن چلے آئے، رئیس وقت کی آپ پر نظر عنایت ہیں آپ کو کل اولاد نیک ہے، خدا اُن کو سلامت رکھے، آمین

۷۲۔ سالار الملک

حاجی مرتضیٰ کا خطاب ہے ولد ناصر احمد خاں، آپ صاحب علم و فضل ہیں۔ عربی فارسی اور طب میں آپ کو کامل مہارت ہے۔ آپ نے اپنے خالو مولوی صبغتہ اللہ، قاضی الملک اور مولوی عبدالوہاب مدار الامراء کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا، نواب محمد غوث خاں مرحوم کے زمانے میں آپ ارکان ریاست کے منجملہ آپ بھی ایک رکن رہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۷۳۔ سید عبدالقادر ۔م

آپ صاحب حسینی کے نام سے معروف تھے اور کشادرم کے سادات سے تعلق تھا، آپ مولوی تراب علی کے شاگرد تھے۔ آپ کی تمام عمر معقولات میں گزری، آپ بڑے ذہین اور ذکی تھے، جب آپ کے استاد نے وفات پائی تو آپ نے ان کی مسند کو سنبھالا اور لوگوں کو حاکم وقت کے حکم سے فارسی پڑھایا کرتے تھے۔ اس کے بعد نواب عظیم جاہ کے پاس آگئے اور اُن کے علماء میں منسلک ہو گئے۔ آپ کو طب میں کامل مہارت تھی مطب نہیں تھا اس فن کی کتابیں عربی میں مطالعہ کیا کرتے تھے میں نے بعض کتابیں علم منطق میں آپ سے پڑھی تھیں۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے ۲۶ شوال، ۱۲۵۰ھ میں داعی اجل کو

بیگ تھی۔

۷۴۔ مولوی سید ابراہیم

آپ سید یوسف الدین کے صاحبزادے ہیں، محمود نواز خاں مرحوم کی دختر نیک اختر سے شادی کی ہے۔ زیارت حرمین شریفین کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے، واپسی میں حیدرآباد دکن آگئے۔ آپ بڑے نیک زاہد عابد شخص ہیں، مادری زبان عربی ہے۔ آپ کو مہوسی کیمیا میں بڑا کمال ہے، اپنے استاد کے ہم پلہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے، آمین آمین

۷۵۔ مولوی سید یعقوب (ح)

آپ مولوی سعد الدین حسن صاحب کے عم بزرگوار تھے، آپ کا نام قطب الدین تھا صاحب علم و معرفت تھے، علم تصوف کی چھان بین میں عمر گزار دی۔ آپ صاحب طریقت اور خلافت بھی تھے، رحمۃ اللہ علیہ۔

۷۶۔ سید محمد عرف بندو صاحب (ح)

آپ سید صلاح الدین حسن عرف میرن صاحب کے صاحبزادے ہیں، اور مشائخ طریقت درود و وظائف میں مشغول رہتے ہیں۔ علم معارف میں آپ کو بڑی قدرت ہے۔ آپ کی اولاد و احفاد سب کے سب نیک اور صالح ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

۷۷۔ سید شمشیر علی

آپ صدر نایب مشائخ طریقت اور طالب علم و فضل ہیں۔ عربی فارسی میں مہارت حاصل کی ہے، سید بندو صاحب کے داماد ہیں۔ آپ کے بیٹے اور پوتے بھی ہیں خدا آپ کو خوش و خرم اور سلامت رکھے۔

۷۸۔ سید علی خاں : المعروف بہ نواب صاحب

آپ نواب الف خاں مرحوم کے ہمشیر زادے اور مشائخ ہیں۔ آپ کو اپنے پیروں کے خلفاء اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت ہے۔ آپ کو علم تصوف اور فقہ میں مہارت ہے۔

۷۹۔ مولوی سید سعد الدین حسن۔ ح

المعروف بہ چندا صاحب، ولد سید نظام حسن مرحوم، فارسی و عربی کے فاضل ہیں مولوی حیدر، اور اپنے عم بزرگوار مولوی سید یعقوب و سید صالح الدین حسن المعروف بہ سید میرن صاحب سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ آپ کی ایک تصنیف جو تعلقات میں تمام عمال کے لیے مفید ہے اس کا نام سالار القوانین ہے۔ آپ بڑے ہوشیار اور ریاست کے ارکان میں سے ہیں۔ آپ کے بزرگوں میں ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ آپ ہر سال عید میلاد النبی صلعم مناتے ہیں اور اپنے دینی برادران اسلام کو مدعو فرماتے اور طرح طرح کی نعمتیں کھلاتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کی سعادت کو جیسا کہ ان کا نام ہے برقرار رکھے آمین

۸۰۔ سید زین العابدین

آپ علی رضا کے صاحبزادے ہیں وطن محمد پورہ (آسکاٹ) ہے۔ طبیب حاذق ہیں اللہ نے آپ کے ہاتھ میں شفا دی ہے۔ آپ کو فن انشا اور طب میں بڑا دخل ہے آپ کی ایک مفید تصنیف فن (انشاء) میں "چار گوہر فطرت" سے موسوم ہے نیز ایک رسالہ مشہور جنگ حسن منور خان بہادر کی مدح میں ظہوری کے طرز پر لکھا ہے، جو طبع ہوا ہے، تشہیر بھی کی گئی ہے۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔

۸۱۔ سید نوازش علی

آپ مولوی زین العابدین کے بھائی اور عالم فاضل تھے، مولوی ارتضا علی خاں سے علم کی تکمیل فرمائی، علم طب میں عمر گزری۔ ایک کتاب رئیس اسلام کی مدح میں تصنیف فرمائی تھی، اور عنایت وکرم کے امیدوار تھے۔ چنانچہ آپ کا مقصد حاصل ہوگیا۔ میری ان سے ملاقات ہوئی تھی جب وہ میرے گھر پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ اللہ خوب جانتا ہے۔

۸۲۔ مولوی سید حسین

آپ قصبہ کاویری پاک کے سادات سے تھے جو ویلور کے قریب ایک قریہ ہے۔ آپ عالم فاضل شخص اور مولوی ارتضا علی خاں کے شاگرد تھے، آپ بڑے ذہین تھے، فارسی میرے والد ماجد عارف الدین خاں رونق سے پڑھی تھی۔ آپ عرصہ دراز تک اولیا صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں رہے۔ آپ کا انتقال ۱۲۷۷ھ میں ہوا۔

۸۳۔ مولوی سید زین العابدین (ح)

آپ کا شمار علماء میں ہے، علم طب میں بے نظیر ہیں۔ علاج معالجہ میں عمر گزار دی، مریضوں کو آپ کے علاج سے فائدہ ہوا۔ سابقہ زمانہ میں آپ نواب کرنول کے پاس ملازم تھے۔ غرض آپ عالم فاضل شخص ہیں۔ آپ کا ایک فرزند ہے جو نواب صاحب کے مدرسہ میں زیر تعلیم ہے۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔ آمین

۸۴۔ مولوی سید امیر الدین حسین واعظ : (ح)

آپ عالم فاضل شخص ہیں۔ وعظ گوئی کی تعلیم وتربیت آپ نے مولوی اکبر صاحب سے پائی ہے، آپ کی عمدہ تصانیف ہیں جن میں ایک تصنیف "ممتاز التفاسیر" اردو ہے جو دو جلدوں میں ہے۔ اور ایک کتاب اسوۂ حسنہ عربی زبان میں مجالس وعظ سے متعلق ہے۔

تیسری تصنیف ممتاز الحقوق سے موسوم ہے جو حقوق العباد سے متعلق اردو زبان میں ہے۔ چوتھی سیف قاطع نامی تصنیف وہابیوں کی تردید میں، اور پانچویں ممتاز الروایت فقہ میں (عربی) اور (چھٹی) ردالاباطیل لاھل الاناجیل ہے اس کے علاوہ بعض رسایل بھی بعض فنون میں تصنیف فرمائے ہیں، خدائے تعالیٰ آپ کی امارت کو جیسا کہ آپ کا نام ہے قائم رکھے، آمین۔

۸۵۔ سیّد ابوتراب : (ح)

آپ سیّد علی موسیٰ رضا عرف شاہ موسیٰ قادری کے صاحبزادے ہیں جو قدوۃ العارفین سید حسین مدنی مدرسہ بید مضافات حیدرآباد دکن کی اولاد میں ہیں۔ آپ کو بعض علوم میں مہارت ہے۔ آپ کی تصانیف میں اوضح البیان فی اسامی القرآن اور ممتاز الصرف علم صرف میں موجود ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے جیسا کہ آپ کا نام متواضع ہونے کی صفت سے موصوف ہے۔

۸۶۔ سیّد مخدوم اشرف — ابن سیّد قلندر حسین خاں

علم عربی کا شوق ہے، اپنے والد ماجد سے کتب متداولہ فارسی کی تکمیل کی۔ آپ بڑے ذہین اور سنجیدہ ہیں، علم فقہ اور عقاید میں آپ کو بڑا عبور ہے، آپ اسم بامسمیٰ ہیں خدا آپ کو مخدوم ہی کی طرح رکھے۔

۸۷۔ مولوی سید عبدالرزاق : (ح)

آپ مولوی سید سعد الدین حسن کے صاحبزادے ہیں، نوجوان ذہین، اپنے والد ماجد سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آپ کو علم عربی و فارسی میں کافی عبور ہے۔ پہلے تو مولوی حمید الدین سے اور اب جعفر حسین شاکر سے پڑھا کرتے ہیں۔ رئیس وقت نے بعض تعلقات میں آپ کو کسی عہدہ پر مامور کیا ہے۔ خدا ان کو علم نافع اور رزق میں وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

۸۹ ۔ سید محمد مودودی' (م)، مدراسی

آپ کا تخلص شاد ہے' مولوی سید اسد علی مرحوم کے فرزند ہیں' آپ صاحب علم و فضل ہیں ۔ علم معقولات میں بڑا عبور ہے۔ مولوی یوسف علی خاں سے تلمذ ہے۔ آپ بڑے ذہین ہیں۔ فارسی زبان نیز مروجہ بعض زبانوں میں بڑی مہارت ہے۔ سابقہ زمانہ میں آپ ادگر جاگیر سید عباس علی خاں مرحوم کے حاکم بھی رہ چکے ہیں۔ خدا آپ کی محمودیت اور مودودیت کو برقرار رکھے۔

۹۰ ۔ مولوی سید بادشاہ بخاری

آپ سید خواجہ احمد بخاری کے فرزند اور چھاونی حیدرآباد کے قاضی' آپ کے والد ماجد بلدہ کرنول کے قاضی تھے' آپ کو علم فقہ اور ادب میں بڑا تجربہ ہے' مولوی نیاز احمد اور مولوی کرامت علی سے تلمذ لیا۔ خدا آپ کی انصاف پسندی کو برقرار رکھے' آمین

۹۱ ۔ سبحان علی ابن محمد یاسین صاحب

آپ کو علم کا ذوق شوق تھا، ذہانت متوسط درجہ کی تھی فارسی عربی نیز اہل ہنود کی زبانوں میں مہارت حاصل تھی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

نوٹ (مزید حالات کا پتہ نہ مل سکا۔ مترجم)

۹۲ ۔ شمس الامرا بہادر

آپ اہل سنت جماعت اور مشائخ خاندان کے امراء سے ہیں۔ آپ صاحب الرائے اور ریاست کے قواعد و ضوابط کے رکن ہیں۔ آپ کو مختلف فنون اور ریاضیات میں مہارت ہے۔ آپ نے ایک عمارت بنائی ہے جس میں عجیب و غریب نوادر اشیاء رکھی ہیں تاکہ لوگ اس کو دیکھ کر مسرور ہوں اور اس کا نام جہاں نما رکھا ہے۔ آپ کی اولاد و احفاد بھی ہے۔ خدا ان کی دولت و ثروت کے آفتاب کو روشن رکھے۔

۹۲۔ قاضی شیخ محمد مغربی تلمسانی الانصاری المالکی

آپ متبحر عالم تھے۔ نواب والا جاہ کے زمانے میں محمد پور (آرکاٹ) کی قضاوت پر مامور رہے۔ مرتے وقت احتضار کی حالت میں فرمایا کہ میں نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"اے متوکلو اللہ پر بھروسہ کرو۔"

چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد درجہ امارت اور حکومت سے ممتاز ہوئی آپ کی یہ کرامت مشہور ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی اولاد کو تاکید فرمائی تھی کہ تم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کرو۔ آپ نے ۱۲۰۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۹۳۔ شرف الملک:

محمد غوث شافعی ولد ناصر الدین محمد بن نظام الدین احمد آپ کا مدراس کے اکابر علماء میں شمار تھا، محمد پور آرکاٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے اپنے جد امجد سے اور مولوی محمد امین الدین الوری اور مولانا عبد العلی بحر العلوم سے علوم متداولہ کی تکمیل فرمائی آپ ورد و وظائف میں مشغول رہتے تھے، علماء اور مشائخین کے پشت پناہ اور غربا اور مساکین پر شفقت فرمایا کرتے تھے نواب عظیم الدولہ کے عہد میں دیوانی ریاست پر فائز تھے نوابی ختم ہوئی تو آپ بھی سبکدوش ہوگئے آپ کی تصانیف شریفہ عربی اور فارسی زبان میں ہیں لیکن عربی میں نثر المرجان فی رسم نظم القرآن دو جلدوں میں، حاشیہ قاموس اللغات، فواید الصبغیہ، شرح للوجیہ، علم فرایض میں، اور سواطع الانوار فی معرفۃ الاوقات والاسحار، شافی شرح الکافی فی علم النحو، حواشی دلایل الخیرات، کفایۃ المبتدی فی الفقہ الشافعی۔ رسالۃ بسط الیدین فی اکرام الابوین، اسماء سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ الکافی مختصر کا تیر۔ النجم الوقاد شرح بانت سعاد ہیں۔ البتہ فارسی زبان کی تصانیف کے منجملہ انہار المفاخر فی مناقب سید عبد القادر رضی اللہ عنہ، خواص

الجبوان، نسایم الازہار فی الصلوٰۃ علی محمد سید الابرار، ہدایۃ النوی فی شرح طب النبی علیہ السلام برہان الحکمت ترجمہ ہدایۃ الحکمۃ، یواقیت المنثورہ فی الاذکار الماثورہ خلاصۃ البیان شرح العقاید لملاجامی، اثمات الاعجاز فی تحقیق الحقیقۃ والمجاز۔ سہام الناقد فی العون الناظرہ، ہیں، خدا اُن پر رحمت نازل فرماتے۔

آپ نے ۱۱ صفرالمظفر ۱۲۳۸ھ میں وفات پائی۔

۹۴۔ شاہ ابوالحسن

شاہ محی الدین ویلوری کے پدر بزرگوار تھے اور مشائخ طریقت اور اہل علما سے تھے آپ کا مکان، مسجد اور سرائے ویلور میں موجود ہے۔ آپ کی بعض تصانیف فقہ، عقاید اور تصوف میں ہیں۔ آپ کا وصال ۱۱۹۴ھ میں ہوا۔

۹۵۔ شاہ محی الدین قادری

سید شاہ ابوالحسن کے فرزند ہیں، آپ مشائخ علما اور صاحب طریقت و خلافت ہیں نیز علم معقول و منقول میں بصیرت حاصل ہے۔ ریاضیات یعنی ریاضت و مجاہدہ میں آپ کی عمر بسر ہوئی۔ حافظ قرآن بھی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں جواہر الحقایق تصوف میں ہے دوسرے علوم میں ان کی اور دوسری کون سی تصانیف ہیں مجھے اطلاع نہیں۔ میں نے اُن سے اپنے وطن میں ان کے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی خدا اُن کو اسلام کی زندگی بخش کر سلامت رکھے، آمین۔

۹۶۔ شیخ محمد مکی

آپ کی کنیت، غلام صاحب تھی، آپ کو علم فقہ میں عبور تھا۔ مالکی مذہب تھے۔ علم

ادب میں تمام عمر بسر ہوئی۔ آپ عربی زبان کے فصیح و بلیغ شاعر بھی تھے۔ آپ نے ایک کتاب مذاہب اربعہ میں نواب عظیم جاہ کے عہد میں تصنیف فرمائی تھی اور بدیۃ" نواب صاحب کو پیش کی تھی اور اس کتاب کو مولانا صاحب حسینی کے پاس مسائل کی تصحیح اور اس کی کتابت کے لیے بھجوائی تھی، اور وہ کتاب معہ اس کے حساب و لاگت کے نواب صاحب کی حکومت میں داخل کی تھی۔ میں نے شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے العجب العجایب عجائب المقدور تاریخ تیمور الف لیلہ، اخوان الصفا اور نور الانوار علم اصول میں پڑھی تھی۔ اور مجھ کو آپ کی صحبت بابرکت سے عربی زبان میں کچھ مہارت حاصل ہوگئی تھی۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

آپ نے ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۵۶ھ میں رحلت فرمائی۔

۹۷۔ مولوی شجاع الدین

آپ سادات مشائخ اور صاحب فیض اور کرامات تھے، قرآن حکیم اور سنت نبویؐ کے تحت پابند تھے۔ حافظ قرآن، صاحب البیان اور فصیح اللسان تھے، آپ اصل میں میسور کے رہنے والے تھے۔ نواب ناصر الدولہ کے عہد میں حیدرآباد تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ اکثر امراء اور مسلمان آپ کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ سابقہ زمانے میں آپ کا ایک مدرسہ بھی تھا، آپ کی بعض اچھی تصانیف بھی فقہ اور عقاید میں موجود ہیں۔ آپ نے تفسیر موضح القرآن کی طرح ایک قرآن کی تفسیر بھی اردو زبان میں لکھی تھی۔

آپ نے ۴ محرم ۱۲۶۵ھ میں وفات پائی۔

۹۸۔ شاہ عبدالقادر فخری (رح)

آپ میلاپور (مدراس) کے اجل علماء اور صوفیائے کرام سے تھے۔ آپ نے عربی اور فارسی علوم میں اپنی عمر بسر کی۔ میرے والد ماجد کچھ دنوں ان کی خدمت میں رہے۔ آپ کے فارسی اشعار بلاغت سے مملو ہیں آپ کا دیوان بھی ہے۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

آپ نے ۲۵ رجب ۱۲۰۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۹۹۔ مولوی شہاب الدین :۔ م

آپ محمد منیر کے صاحبزادے تھے اور مشائخ علماء سے تھے۔ آپ کی تمام عمر علوم معقول منقول میں گزری۔ درنوابانِ (آرکاٹ) کے زمانے میں آپ صدر مدرس رہے۔ آپ مولانا ملک العلماء (بحرالعلوم) فرنگی محلی کے شاگرد تھے۔ آپ کے بعض تلامذہ علم وفضل میں متبحر اور مشہور ہیں۔ خدائے تعالیٰ آپ کا نام جیسا کہ ان کا نام ہے دین میں روشن اور منور رکھے، آمین۔

۱۰۰۔ مولوی شمس الدین فیضؔ ؒ : ج

آپ عالم بھی تھے اور ادیب وشاعر بھی، آپ کو علوم ریاضی میں بڑا عبور تھا، آپ کے اشعار فصاحت وبلاغت میں مشہور ہیں۔ آپ نے قرآن بھی حفظ فرمایا تھا اور صاحبِ تصانیف بھی تھے۔ لوگ آپ سے علوم عربی وفارسی پڑھا کرتے تھے۔

خدا آپ کو جیسا کہ آپ کا اسم مبارک ہے روشن اور منور رکھے اور تخلص کی موزونیت کے لحاظ سے طلباء کو فیض پہنچاتے رہیں۔ آمین

ردیف "ص"

۱۰۱۔ مولوی صدارت خاں : (م)

اسم گرامی عبداللہ ولد بدالدولہ۔ عالم اور فقیہ ہیں۔ اپنے پدر بزرگوار اور چچا سے علم حاصل فرمایا۔ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر واپس آگئے۔ آپ نواب

۱؎ مدرسہ نوابین کا اشارہ نواب عمدۃ الامرا، نواب تاج الامرا آرکاٹ کی طرف ہے۔

۲؎ ملک العلماء بلحاظ عہد زمانہ مولانا عبدالعلی بحرالعلوم ہوتے ہیں' (مولف ترجم)

مرحوم کے زمانے میں خدمت صدارت پر مامور رہے۔
خدا آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

۱۰۲۔ مولوی صادق الاعرج

آپ کا نام محمد صادق تھا۔ مشائخ علما سے تھے۔ ملک العلما کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ آپ کو طب میں کامل مہارت تھی۔ میں نے بعض اسباق مختصر المعانی کے آپ سے پڑھے تھے۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ ۱۲۴۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

۱۰۳ صبغتو صاحب المعروف بہ بہرے حکیم صاحب

آپ کا اسم مبارک صبغۃ اللہ تھا۔ زمرۂ اطباء سے تھے، آپ نے حکیم علی رضا سے جو ماہر فن تھے بذریعہ خط و کتابت علاج معالجہ کا علم حاصل فرمایا۔ پھر اُن کے ساتھ محسن کشی کی، آپ کا عرف حکیم کانی مشہور ہوگیا تھا۔ آپ کو جعفر صاحب شاکر سے تلمذ تھا۔ خدا آپ کی سعی مشکور کو ضایع نہ کرے، آپ نے ۱۲۴۸ھ میں رحلت فرمائی۔

۱۰۴۔ مولوی ظہور

اسی نام سے معروف تھے، آپ مولوی محمد حیدر ولد مولوی محمد مبین کے صاحبزادے تھے اور علوم عربی کے بڑے شیخ کامل تھے۔ اپنے والد اور اپنے جد امجد کے شاگرد تھے۔ جو مولوی جمال الدین احمد کے ہمشیر زادے تھے۔ خدا ان پر رحمت فرماتے۔

۱۰۵۔ مولانا عبد العلی

عبد العلی الملقب بہ ملک العلما نواب والا جاہ کے عہد میں وارد مدراس ہوئے۔ آپ کے قدوم کی برکت سے علم کی بڑی شہرت ہوئی اور لوگ آپ کے انوار علوم سے مستفیض ہوئے مدراس کے شہروں میں بڑے بڑے علما گویا آپ کی اولاد معنوی سمجھے جاتے تھے، شمالی ہندوستان

اور دکن کے لوگوں سے آپ کا فضل وکمال مخفی نہیں ہے، اکثر علوم میں آپ نے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں آپ عالم ربانی، عارف حقانی اور صاحب وجد وحال بھی تھے۔ میرے عم بزرگوار حافظ شیخ معین الدین نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مولانا عبد العلی اثناء نماز میں بحر کشف وشہود میں مستغرق تھے، تکبیر تحریمہ کے بعد ہی دفعتاً یہ شعر زبان سے جاری ہو گیا ؎

بشنو از نے چوں حکایت می کند　　　　از جدائیہا شکایت می کند

آپ کا بمقام مدراس ۱۲ رجب ۱۲۲۵ھ میں وصال ہوا۔ مسجد جامع کے ایک گوشہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

۱۰۶۔ مولوی عبد الرب

والد کا نام مولانا عبد العلی تھا۔ شیخ کبیر عالم فاضل شخص تھے، دو مرتبہ مدراس تشریف لائے۔ پھر اپنے وطن واپس چلے گئے اور اپنے والد ماجد کے مدرسہ کو ان کی حسب خواہش ان کے پوتوں کے سپرد فرمایا۔

آپ نے ۲۶ رمضان ۱۲۵۳ھ میں وفات پائی۔

۱۰۷۔ مولوی علاء الدین احمد

ابن مولوی انوار الحق (نبیرہ مولانا بحر العلوم)۔ آپ کو تمام علوم متداولہ پر کامل عبور تھا۔ اپنے جد امجد کے مدرسہ میں عرصہ دراز تک معلمی کے فرائض انجام دیے بتاریخ ۱۰ شوال ۱۲۴۲ھ وفات پائی اپنے جد امجد بحر العلوم کے پہلو میں دفن کیے گئے۔
۱۸۲۶ء

۱۰۸۔ مولوی عبد الواحد

ابن عبد العلی۔ آپ عالم فاضل شخص تھے۔ ملک العلماء (بحر العلوم)، کا مدرسہ آپ کے سپرد تھا۔ وہیں درس وتدریس کا شغل رہا کرتا تھا۔ آپ نے مدراس ہی میں بتاریخ ۱۳ محرم ۱۲۴۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۰۹۔ مولوی سید عبدالودود۔م

آپ مشائخ علماء سے تھے۔ آپ نے علم فقہ کی تحقیق میں اپنی عمر بسر کی۔ صدر عدالت کے مفتی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ اس سے قبل آپ عدالت ضلع تنجور نگر کے مفتی رہ چکے تھے پھر چنگل پیٹ (مدراس) کی قضات آپ کے سپرد رہی۔ اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا آپ کا فارسی مختصر دیوان یادگار ہے جو عجیب و غریب ہے آپ کے اشعار میں نے اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے صاحب علم و فضل تھے جن کا نام میرے ذہن سے نکل گیا۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔ آمین۔ آپ نے ۱۳ محرم ۱۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

۱۱۰۔ نواب عظیم الدولہ۔م

آپ امیر الامراء والا جاہ مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ آپ کو جناب خدائے تعالیٰ تائید حاصل تھی۔ فقر کی حالت میں تخت نشین ہوئے۔ آپ کو علماء فقراء اور مساکین سے محبت تھی۔ خدا آپ کو رحمت سے سرشار کرے۔

۱۰ شوال ۱۲۳۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۱۱۱۔ عظیم جاہ

آپ بڑے سخی اور نیک امیر تھے اور حافظ قرآن بھی۔ آپ کو عربی و فارسی زبان میں کامل مہارت حاصل ہے۔ فن زراعت اور حالات زراعت اوامر و ممنوعات سے کلی طور پر آگہی ہے۔ نیز کتابوں کے جمع کرنے اور ان کے لکھوانے میں بے دریغ روپے خرچ کرتے ہیں محمد غوث خاں اپنے برادر زادہ کے نائب اور مختار ہیں۔ میں نے اُن کے خدامون کو دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے اقبال و حشمت کو زیادہ سے زیادہ بلند و برتر کرے

۱۱۲- عزیز الملک

دلاور ریاض اللہ خاں، صاحب علم بھی ہیں۔ حسن صورت و سیرت سے مزین ہیں، نواب عظیم جاہ کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہے۔ میں حیدرآباد دکن جانے سے قبل صاحب موصوف سے دو مرتبہ ملا تھا۔ بڑے سخی، فیاض، عابد اور زاہد شخص ہیں۔ خدا اُن کو جیساکہ اُن کا نام عزیز ہے، معزز و ممتاز رکھے۔ آمین۔

۱۱۳- مولوی عبدالوہاب محدث

عبدالوہاب ابن محمد غوث ؒ ابن مولوی ناصر الدین محمدؒ ابن مولوی نظام الدین احمد کبیر، ابن قاضی حسین لطف اللہ ابن قاضی رضی الدین مرتضیٰ ابن قاضی محمود ابن قاضی احمدؒ آپ کا خطاب دارالامراء تھا۔ آپ اکابر علماء میں سے تھے، تمام علوم میں آپ نے عمر گزاری۔ علم حدیث میں تو آپ کا کوئی نظیر نہ تھا، میں نے تو ایسا بے مثل عالم نہیں دیکھا۔ مولانا ملک العلماء، مولوی عبدالقادرؒ مولوی علاء الدین احمدؒ سے آپ کو تلمذ تھا۔ آپ نہایت متشرع تھے، آپ کے اخلاق حمیدہ کا کیا کہنا۔ زبان قاصر ہے۔ آپ بلاشبہ بڑے حلیم الطبع اور علم و فضل میں انصاف پسند تھے۔ اور صاحبِ تصانیف بھی تھے۔ آپ کی بعض فارسی تصانیف یہ ہیں۔ ۱۔ حلقۃ الوہاب (مکتوبہ ۱۲۵۲ھ سعیدیہ قلمی) (فقہ) ۲۔ نہایۃ ذہول المسئول فی مناقب ریحانۃ الرسول (مناقب) مکتوبہ ۱۲۲۵ھ سعیدیہ، قلمی) ۳۔ خلاصۃ البیان شرح عقاید بائی (مشترک، یعنی والد ماجد و خود (سعیدیہ) مخطوطہ۔ ۴۔ کاشف الرموز الی الورقات (اصول فقہ) ۵۔ روزنامچہ حرمین شریفین (قلمی فارسی نثر سعیدیہ) ٦۔ رسالہ جغرافیہ (عربی نثر قلمی سعیدیہ) ۷۔ اکمل الوسائل فی رجال الشمائل للترمذی۔ ۸۔ الکواکب الدریہ منتخب مجانستہ الدینوریہ (علم حدیث) ۹۔ بدر الغرہ فی القراء العشرہ۔ ۱۰۔ کشف الاحوال فی نقد الرجال (در اسماء صعفاء بہ حوالہ (تاریخ نوایط) مطبوعہ مطبع علوی ۱۳۰۳ھ لکھنؤ (سعیدیہ)

آپ صاحب علم باطنی اور خلافت بھی تھے۔ مولانا سید علی محمد حسینی عرف علی پیراںؒ سے بیعت و خلافت حاصل تھی۔ جو مولانا صبغۃ اللہ نایب رسول اللہؐ صلعم کے پیرگان میں سے تھے۔ آپ دو مرتبہ حج اور زیارت نبی کریم صلعم سے مشرف ہوئے اور وطن واپس تشریف لائے۔ میں نے اُن سے حدیث پڑھی تھی۔ میرے والد ماجد کے نہایت شفیق دوست تھے۔ اور اپنے آباو اجداد کی بہ نسبت خوب آدمی تھے جیساکہ اُن کا لقب دارالامراء اور خیر الفقراء تھا۔ آمین۔

۱۱۴۔ عبدالرحمٰن

آپ خان بہادر کے داماد تھے اور بڑے عالم فاضل متقی اور پرہیزگار تھے۔ مولانا تراب علی اور حسن علی کے شاگرد تھے۔ جنھوں نے آپ کو مدراس سے بحیثیت مفتی کے کڈپہ بھیجا تھا۔ اور وہیں آپ نے وفات پائی۔ میں نے اون سے شرح ملا اور شرح وقایہ پڑھی تھی۔ خدا اون پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۱۵۔ عبدالرحمٰن فقیہ

آپ مولوی حبیب اللہ مرحوم کے رفقا میں سے ہیں۔ آپ کو فقہ پر بڑا عبور ہے۔ آپ کا نام مدراس اور اوس کے مضافات میں مشہور ہے۔ بطور سیاحت حیدرآباد دکن بھی گئے تھے۔ پھر لوٹ آئے خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین۔

۱۱۶۔ مولوی عطا اللہ قاضی القضاۃ۔ م

آپ عالم فاضل شخص ہیں۔ مولوی تراب علی اور حسن علی مرحوم سے اکتساب علم فرمایا۔ اور معقول و منقول میں عرصہ دراز تک منہمک رہے۔ میں نے اُن سے پچھلے دنوں شرح موجز سدیدی کے بعض اسباق پڑھے تھے۔ خدا اُن کی معطیہ منصف مزاجی کو قائم رکھے

۱۱۷۔ مولوی عبدالحکیم (م)

آپ صاحب علم وفضل ہیں۔ مولوی عبدالودود سے تلمذ حاصل ہے۔ حافظ قران بھی ہیں۔ اور جامع مسجد کے خطیب بھی کچھ دنوں رہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۱۸۔ مولوی عبدالرحیم واعظ (ح)

آپ عالم شیخ ہیں۔ فقہ اور وعظ گوئی میں عمر بسر ہوئی ہے۔ آپ ماہ ربیع الاول میں مناقب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوب بیان فرماتے ہیں۔ ان کے صاحبزادے نیک صالح اور عالم فاضل تھے مگر مجھے صاحبزادے کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔

۱۱۹۔ مولوی عبدالرحیم

آپ صاحب طریقت مولانا حیاتی صاحب کے ساتھیوں میں تھے۔ اور معرفت وتصوف میں مہارت تھی۔ تکلف برطرف کر دیا تھا اور بازاروں میں پھرا کرتے تھے۔ سنت نبوی کے پابند تھے۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۲۰۔ مولوی عبداللہ صاحب

آپ عالم فاضل شخص تھے علم منطق اور علوم عقلیہ میں اپنی عمر تمام کر دی۔ بڑے غیور شیخ تھے۔ نواب صاحب کے مدرسہ میں بیٹھ گئے اور لوگوں کو درس دینے لگے پھر سبکدوش ہو گئے اور اپنے گھر چلے آئے اور نواب صاحب کو سلام کہلا بھیجا۔ ان کے تبحر علمی کی وجہ لوگ آپ سے حسد کرتے تھے۔ خدا آپ کو محفوظ رکھے آمین۔

۱۲۱۔ عارف الدین طاقت

آپ میرے چچا تھے۔ عربی فارسی میں ان کو بڑی مہارت حاصل تھی۔ آپ کو

حافظ محمد حسین سے تلمذ تھا۔ مولوی باقر کے داماد تھے۔ اور محمود نواز خاں مرحوم کے پاس ملازم تھے۔ آپ ۲۵ ذوی قعدہ ۱۲۷۰ھ میں بہشت بریں کو سدھارے اور اپنے مقبرے میں دفن کیے گئے۔ آپ کے اردو زبان میں کچھ اشعار موجود ہیں۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۲۲۔ مولوی علی بخش (م)

آپ قاضی عبداللہ خاں کے صاحبزادے ہیں، عربی فارسی اور قوانین پر آپ کو کامل عبور رہے۔ اس لیے مفتی صدر امین کی خدمت پر مامور ہوئے۔ حمیدالدین کی طرح آپ بھی بڑے ذہین ہیں۔ اپنے والد ماجد اور مولوی ارتضا علی خاں سے علوم کی تکمیل فرمائی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۲۳ مولوی عبدالرحمن (ابن مدار الامراء) المخاطب بہ قسمت خاں

آپ عالم فاضل اور اپنے والد بزرگوار اور چچا کے شاگرد رشید تھے۔ حج اور زیارت رسول صلعم سے بھی مشرف ہوکر واپس تشریف لائے اور اپنے وطن میں وفات پائی۔

۱۲۴۔ مولوی عبدالحئی، الملقب بہ شاہ عبدالحئی قادری

آپ بنگلور سے تشریف لائے ہیں۔ عالم فاضل شخص ہیں۔ آپ کی بعض تصانیف مواعظ میں موجود ہیں اور رشد و ہدایت فرمایا کرتے ہیں۔ آپ اہل سنت والجماعت ہیں خدا آپ کو سلامت رکھے

۱۲۵۔ عنایت علی

آپ مولوی کرامت علی کے صاحبزادے ہیں۔ عالم فاضل ہیں۔ فقہ و حدیث میں

آپ کو بڑا تجربہ ہے۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے علمائے علم حاصل فرمایا۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد محکمۂ عدالت کے عہدہ دار رہے۔ رئیس وقت کے پاس آپ کی عزت و وقعت ہے۔ خدا آپ کے عدل و انصاف کو قائم رکھے۔ آمین۔

۱۲۶۔ مولوی عبدالحلیم لکھنوی

آپ عالم فاضل بلکہ علامۂ وقت ہیں۔ علم و معرفت سے بھی بہرہ ور ہیں۔ عرصے تک مدرسہ عالیہ میں درس و تدریس پر مامور رہے۔ اس کے بعد یہ خدمت ترک فرمادی۔ آپ قرآن و سنت نبوی کے سخت پابند ہیں۔ تمام علوم پر حاوی ہیں۔ تمام عمر اسی میں گزری۔ اور چالیس برس سے یہیں (حیدرآباد میں) مقیم ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے آپ صاحب تصنیف و تالیف ہیں۔

۱۲۷۔ عبدالقادر میر منشی

آپ صاحب علم و فضل ہیں۔ فارسی اور عربی میں بڑی مہارت ہے۔ محکمۂ دارالانشاء خرد کے صدر ہیں۔ مولانا مسکین شاہ صاحب کے شاگرد اور مرید ہیں خدا آپ کو سلامت رکھے

۱۲۸۔ عبدالقادر (ح)

عبدالقادر ولد غلام نبی تحصیلدار متوطن نیلور، نوجوان ہونہار ذہین ہیں۔ عربی فارسی میں مہارت ہے اور انگریزی میں مختلف فنون سے واقف ہیں۔ اور اسی زبان میں مدرسہ عالیہ میں بحیثیت مدرس مامور ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۲۹۔ مولوی عبدالباسط

مولف حدیقۂ ہذا الشیخ محمد مہدی کے فرزند، ہونہار اور ذہین ہیں۔ عربی فارسی انگریزی میں مہارت حاصل ہے۔ علم طب میں بے مثل۔ بڑے حاذق طبیب ہیں۔ میسور اور

اس کے مضافات میں بعض اشغال کی خاطر چلے گئے ہیں۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔

۱۳۰۔ مولوی عبد الرحمن

مولف ہٰذا کے فرزند ہیں۔ جملہ علوم میں مہارت حاصل ہے۔ مدرسہ عالیہ میں درس و تدریس کا شغل ہے۔ مولوی وجیہہ الدین اور محمد حنیف کے شاگرد ہیں اور مولوی عبد الحلیم اور میر احمد علی سے علوم متداولہ کی تکمیل کی ہے۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔

۱۳۱۔ مولوی غلام قادر

محمد فاخر گوپاموی کے صاحبزادے ہیں۔ عالم فاضل ہیں علوم معقولی و منقولی پر عبور ہے قرآن و سنت نبوی کے سخت پابند ہیں۔ قاضی القضاۃ مولوی ارتضا سے تلمذ ہے۔ جامع مسجد میں بعض طلباء کو درس دیا کرتے ہیں۔ آپ کو رشد ہدایتِ خلق کا بڑا شوق ہے اس کے لیے علماء کی تصانیف کا مطالعہ جاری رہتا ہے۔

متوکل علی اللہ ہیں۔ سب کام اپنے خدا کے تفویض کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے عجیب عجیب باتیں منصۂ شہود میں آتی رہتی ہیں۔ رزق کے دروازے کھل گئے ہیں جن کا کوئی حساب نہیں۔ سید جلال الدین آپ کے ہمشیر زادے ایک مطبع کے ناظم ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۳۲۔ مولوی غلام علی۔

خلف محمود علی خاں بہادر منشی الملک خطاب تھا۔ شیخ کامل و مکمل تھے۔ عربی فارسی پر عبور رکھتا۔ مولانا ارتضا علی خاں و تراب علی اور حسن علی کے شاگرد تھے۔ صاحب تخلص کرتے تھے۔ عارف کامل مرزا صائب کے کلام کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔ نواب مرحوم نے اپنے خزانہ معارف یعنی کتب خانے سے کلیات صائب کا ایک نسخہ عطا فرمایا تھا۔ حقیقت میں اس عطیہ کی وجہ سے اپنے ہم جلیسوں میں ممتاز اور سرگرم

تھے۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۳۳۔ مولوی غیاث الدین

آپ صاحب علم و فضل اور کائل پٹن کے رہنے والے تھے۔ آپ نے احیا العلوم مصنفہ امام غزالی کی تلخیص کی ہے۔ اور بزعم خود اس کو خلاصۃ الاحیا سے موسوم فرمایا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انھوں نے کل الابواب کو اپنی اس تلخیص میں مسخ کر دیا۔ مولانا میر محمد علی سے بیعت اور خلافت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد حرمین شریفین کی زیارت کے لیے گئے وہاں سے واپسی کے بعد وفات پائی۔

۱۳۴۔ غلام محمود

المخاطب مستوفی الدولہ المعروف بہ قاضی صاحب خلف مولانا عبد الوہاب۔ آپ کو عربی و فارسی علوم پر عبور رہے۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ آپ نواب مرحوم کے زمانے میں بحیثیت عہدیدار استیفا (صدر محاسب) خزانہ پر مامور رہے ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۳۵۔ مولوی غلام رسول (م)

خلف قاضی عبد اللہ خاں۔ آپ کی عمر علوم متداولہ کی تحقیق میں گزری۔ اپنے والد ماجد اور مولوی ارتضا علی خاں (خوشنود) سے تلمذ ہے۔ آپ آج کل عدالت عالیہ (انگریزی) کے مفتی ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۳۶۔ غلام محمود واعظ (م)

آپ کو بعض علوم میں مہارت حاصل ہے۔ مولوی شہاب الدین سے اکتساب علم فرمایا اور بعض مشائخ سے بیعت بھی حاصل ہے۔ وعظ فرمایا کرتے ہیں۔ آپ کا وعظ لوگوں کو پسند

ہے۔ اور آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ خدا آپ کی حامدیت اور محمودیت کو قائم رکھے۔

۱۳۷۔ مولوی غلام یحییٰ

آپ کی عرفیت یحییٰ میاں تھی۔ قاضی مصطفیٰ علی خاں (پدر ارتضا علی) کے صاحبزادے یعنی ارتضا علی کے بھائی ہیں۔ آپ صاحب خلافت بھی ہیں۔ آپ کو علم فقہ و فرائض اور طب میں کامل مہارت حاصل ہے جس میں عمر گزاری۔ فارسی میں آپ کا کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہے۔ بعض اشعار میں نے معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں۔ آپ بعض اضلاع میں عہدۂ صدارت پر مامور رہے ہیں۔ اب الحق پٹن میں مفتی صدر امین ہیں۔

۱۳۸۔ مولوی غلام محمد

خلف مولانا مدار الامراء۔ عربی فارسی میں آپ کو عبور حاصل ہے اپنے بزرگوں اور اپنے چچا مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک سے تلمذ ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

ردیف ’ف‘

۱۳۹۔ مولوی فضل رسول بدایونی

خلف عبد المجید صاحب۔ آپ معقولی و منقولی ہونے کے علاوہ علم فروع اور اصول میں استاد ہیں۔ نیز صاحب باطن اور خلافت بھی ہیں۔ تمام عمر تحقیق علوم میں گزاری آپ کو محمد نواز الحق خلف شاہ انوار الحق سے تلمذ حاصل رہا ہے۔ آپ کی تصانیف خوب ہیں۔ جن میں اکثر میری نظر سے گزری ہیں۔ جو فرقہ وہابیہ کی رد میں لکھی گئی ہیں۔ خدا اون کو سلامت رکھے۔ آمین۔

۱۴۰۔ مولوی فیض اللہ (ح)

آپ بڑے صالح متقی فاضل اور فقیہ کامل ہیں۔ آپ کو علم فروع اور اصول میں بڑی مہارت

ہے۔ میں نے اُن کو بعض اوقات خاں صاحب کے پاس دیکھا ہے۔ اور اب وہ عدالت دیوانی کے عہدیدار ہیں۔ اور علی محمد خاں بہادر معتمد الدولہ اور مولوی غلام محمد کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ عدالتی امور تو آپ کے سپرد ہیں۔ اور معتمد الدولہ قاضیوں اور مفتیوں کے نام احکام صادر فرماتے ہیں۔ خدائے عالم اُن کو سلامت رکھے۔

۱۴۱۔ مولوی فیاض حسین حسینی

آپ مولوی حافظ سید محمود حسینی شاہنوری المخاطب بہ حافظ سلطان ابن حافظ سید محمد الحسینی کے صاحبزادے ہیں۔ آپ عالم فاضل اور بڑے قاری ہیں۔ عالم جوانی میں آپ نے اپنے خالو مولوی یوسف علی خاں صاحب سے علم حاصل کیا۔ خدا آپ کی فیاضی کو جاری رکھے۔ آمین

۱۴۲۔ مولوی فصیح الدین (م)

آپ بڑے شیخ کامل اور عالم فاضل ہیں۔ علمائے وقت سے علم حاصل فرمایا۔ اور علاقہ انگریزی میں قضائت کے عہدے تک پہنچے۔ آپ بڑے سخی اور فیاض ہیں اور شہر نیلور میں قیام ہے خدا اُن کی فصاحت بیانی کو قائم رکھے۔

۱۴۳۔ قاضی ابوبکر

آپ صاحب علم ہیں، نواب والاجاہ کے زمانے میں صاحب جاگیر تھے۔ اور شہر پٹن میں خدمت قضائت پر مامور رہے۔ آپ کے صاحبزادے بھی نیک فقیہ اور اپنے والد کے قدم بقدم ہیں۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔ آمین۔

۱۴۴۔ قاضی سید عبداللہ خاں (م)

آپ کا سادات مشائخ اور علماء میں شمار تھا۔ آپ کی اولاد میں بعض لوگ صالحین سے تھے۔ خدا رحمت نازل فرمائے آپ کا انتقال ۱۷ر شعبان ۱۲۶۵ھ کو ہوا۔

۱۴۵۔ قاضی الملک

آپ کا خطاب تھا اور اسم گرامی مولانا صبغتہ اللہ۔ جن کے بعض فضائل میں نے حرف (ب) کے تحت سپرد قلم کیے ہیں۔

۱۴۶۔ قادر بادشاہ

آپ عالم فاضل' بڑے ذہین اور صائب الرائے تھے۔ آپ نے مولوی تراب علی سے تمام علم حاصل فرمایا۔ اور موصوف کے علم منطق میں ارشد تلامذہ قرار پائے۔ خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۴۷۔ قاری مبصر زبیدی

آپ نابینا تھے۔ مگر وہ آنکھوں والوں سے زیادہ بعض چیزوں کو قوت حس (لامسہ) کی مدد سے پہچان لیتے تھے۔ وہ عالم فاضل شخص تھے۔ نواب اعظم جاہ کے عہد میں مدراس وارد ہوئے اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ کافی مجمع تھا۔ آپ فن تجوید اور قرأت کے استاد تھے آپ کے تلامذہ عرب و جوار کے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کے ارشد تلامذہ میں شیخ محمد حسین تھے جو آپ کے صاحبزادوں کے استاد بھی تھے۔ شیخ محمد خلف مبصر صاحب نے اپنے والد کے شاگرد سے قرأت سیکھی تھی۔

۱۴۸۔ قاری غلام حسین

الملقب بہ سرفراز حسین خاں ابن کریم بیگ خاں موصلی۔ آپ سلطان میاں کے پدر بزرگوار تھے۔ آپ طلبا کو قرأت کی تعلیم دیتے تھے۔ اور خوش الحان تھے۔ ملک العلماء آپ سے محبت اور آپ کے کمال کی قدر کرتے تھے۔ آپ کے متعلق عجیب قصے مشہور ہیں۔ آپ بعض اوقات موسیقاروں کے ساتھ قرأت کرتے تو ان پر سخت رقت طاری ہوجایا

کرتی تھی۔ بعض احباب کی سفارش کے لیے آپ ایک عیسائی انگریز حاکم کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ نے اُن کے سامنے قران شریف قرأت سے پڑھنا شروع کیا تو اس حاکم نے تعریف کی اور اُن کے مقصد کو پورا کر دیا۔ آپ کو کسی نے شہید کر دیا۔ خدا آپ کو غریق رحمت کرے۔

۱۴۹۔ قدرت غنی

آپ مسیح الدین احمد خاں کے صاحبزادے ہیں۔ جو قاضی ارتضا علی کے نبی اعمام سے تھے۔ بعض علوم میں آپ کو کامل مہارت ہے۔ آپ کو بعض اضلاع میں صدارت اور مفتی کی خدمت پر مامور کر کے بھیجا گیا تھا۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۵۰۔ قادر علی خاں ہمزاد

آپ صاحب علم و فضل فصیح و بلیغ شاعر اور بڑے سخی ہیں۔ فقرا اور مساکین سے آپ کو بے حد انس ہے۔ زائرین اور مسافروں کے ساتھ سلوک فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نیلور کے متوطن ہیں جہاں اطراف کے شہروں میں آپ کا نام سخاوت اور داد و دہش میں مشہور ہے۔ میں نے آپ کا ذکر اپنے تذکرے معدن الجواہر میں کیا ہے۔ خدا آپ کی قوت جود و سخا کو قائم رکھے۔

۱۵۱۔ قادر علی خاں نظیر (م)

آپ حاجی بخت علی خاں کے صاحبزادے اور نواب والا جاہ مرحوم کے داماد ہیں آپ کا خطاب منور جنگ ہے۔ عربی فارسی میں آپ کو تبحر ہے۔ مولوی محمد حنیف وغیرہ کے شاگرد رہے ہیں۔ دو مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔ اس وقت مدینہ منوّرہ میں مقیم ہیں۔ میں نے آپ کے اشعار اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۵۲۔ قاسم جنگ

آپ کا اصل نام غلام احمد ہے۔ مدار الامراء کے صاحبزادے ہیں۔ فوج کی تنخواہ کی تقسیم کی خدمت نواب مرحوم کے زمانے میں آپ کے سپرد تھی۔ بعض علوم میں آپ کو مہارت حاصل ہے۔ خدا آپ کو محفوظ رکھے۔

۱۵۳۔ قسمت خاں

آپ کا نام عبد الرحمٰن تھا۔ آپ صاحب علم تھے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کا خطاب احتساب جنگ تھا۔ اہل قلم کی ماہوار کی تقسیم آپ کے سپرد تھی بقول قد جف القلم بما هو كائن۔ گویا قسمت کا لکھا آپ کے تفویض تھا۔ خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ کا ۱۰ محرم ۱۲۷۷ھ کو انتقال ہوا۔

۱۵۴۔ قاسم الدولہ

آپ کا نام قاسم صاحب اور قاسم الدولہ خطاب ہے۔ محمود نواز خاں اور قساری مبصر زبیدی کے شاگرد ہیں۔ خواجہ حافظ محمد علی سے بیعت ہیں۔ آپ کو علم کیمیا میں بڑی مہارت ہے اس فن میں بے مثل ہیں۔ خدا آپ کی داد و دہش کو قائم و سلامت رکھے آمین

۱۵۵۔ مولوی قادر علی

خلف محمد علی رائق۔ آپ مولوی علاء الدین احمد اور مولوی عبد الواجد کے شاگرد رشید ہیں۔ اکثر علوم میں مدتوں منہمک رہے۔ فارسی اور اردو کے بلیغ شاعر ہیں۔ آپ بہت پست قامت ہیں اور سب کو معلوم ہی ہے کہ جتنے ٹھگنے ہوتے ہیں وہ فتنے ہوتے ہیں سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔ بہر حال آپ اسم با مسمیٰ ہیں۔ آمین

۱۵۶- قدرت اللہ خاں قدرت (م)

آپ مولوی ارتضا علی خاں کے رفقا سے تھے اور آپ نواب صاحبان (مدراس) کے مقبرہ کے نگراں تھے - نیز مجلس مشاعرہ کے حَکَم بھی - بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے - ایک تذکرہ شعراء الموسوم بہ نتائج الافکار آپ سے یادگار رہے - جس کی عبارتیں بلیغ مقفیٰ اور مسجع ہیں، جو میری نظر سے گزرا تھا - اچھی صحبتیں تھیں خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے میں نے اُن کے اشعار معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں -

۱۵۷- قادر عظیم خاں - م

خلف محی الدین صاحب المتخلص بہ معجز - صاحب علم و فضل تھے - فارسی میں آپ کو کامل مہارت حاصل تھی - اپنے والد ماجد اور مولوی باقر کے شاگرد تھے - آپ کا انتقال ۱۴ شوال ۱۲۴۳ھ کو ہوا - آپ نے ایک صاحبزادہ چھوڑا جو نیک اور طالب علم ہے - خدا اُس کو سلامت رکھے آمین -

ردیف ک

۱۵۸- مولوی کرامت علی محدث

آپ مولوی حیات علی کے صاحبزادے اور مشائخ علماء کے خاندان سے تھے آپ نے تمام علوم کی تحقیق میں اپنی عمر صرف کردی - علم حدیث میں تو آپ کا کوئی ثانی اور مد مقابل نہ تھا - آپ کو حضرت رسول کریم سے انسیت تھی - چنانچہ آپ نے ایک کتاب سیرت محمدی کے نام سے عربی زبان میں چار جلدوں میں مدون فرمائی جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے حالات قلمبند فرمائے ہیں - جو بمبئی کے ایک مطبع میں طبع ہوئی - آپ ہر جمعہ کو طویل مدت تک مسلمانوں کو احادیث نبوی سنایا کرتے تھے - آپ نے ۱۲۷۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی - خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے -

۱۵۹۔ گلاب خاں ؒ ح

آپ زور آور خاں کے فرزند ہیں۔ مولوی محمد زماں اور اُن کے مدرسہ کے دوسرے اساتذہ سے علم حاصل فرمایا ہے۔ عربی فارسی میں آپ کو مہارت ہے۔ آپ بڑے خلیق ہیں۔ آپ کے اخلاق حمیدہ گویا گلاب سے زیادہ شگفتہ ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے، آمین

۱۶۰۔ مولوی مراد (ح)

آپ فقیہہ کامل اور عالم فاضل ہیں اور مولوی احمد علی اور مولوی سید صبغۃ اللہ کی طرح زبردست عالم اور فقیہ ہیں۔ ان میں سے ہر شخص عدالت عالیہ سرکاری میں مفتی کی خدمت پر مامور رہا ہے۔ گویا یہ تینوں ایک جان و سہ قالب تھے۔ نیز قدوۃ العلماء مولوی احمد علی خاں ناظم کتب خانہ (کراسہا) اور ظفر یار خاں منشی اور شاعر بھی ہیں۔ جنھوں نے کتابت سے اپنی زندگی بسر کی۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔

۱۶۱۔ مولوی محمد زماں خاں شہید

آپ مولوی عرفان مرحوم شاہجہاں پوری کے صاحبزادے عالم فاضل شخص ہیں ساری عمر تحقیق علم میں بسر ہوئی۔ آپ کو مولوی سلامت اور مولوی کرامت علی محدث سے تلمذ حاصل ہے۔ فارسی میں ایک کتاب بستان تصنیف فرمائی جو میرے اعتقاد کے لحاظ سے دو جہاں کی باغ و بہار ہے جس کو آپ نے امام حسینؓ کے نانا حضرت رسول اللہ صلعم سے موسوم فرمایا ہے۔ ایک کتاب علم وعظ میں، دوسری فن انشاء عربی میں سفینۃ البلاغت کے نام سے لکھی ہے جو مثر والی کے طرز پر ہے اور حسن بیان اور معانی میں بلند پایہ ہے۔ آپ ذی شعور ہیں خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۶۲۔ مولوی محمد حیدر

آپ مولوی محسن شاخ علم العلوم کے صاحبزادے اور امام الواعظین تھے۔ آپ نے

جملہ علوم متداولہ کی تحقیق میں اپنی عمر بسر کردی۔ میں آپ کی ایک مجلس وعظ میں شریک ہوا تھا۔ وہ مجلس کیا تھی ایک مجلس علم و تدریس تھی۔ میں نے ایسا عالم اس شہر میں کوئی نہیں دیکھا۔ آپ لوگوں کو مرید بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کے کلام میں بڑا اثر تھا۔ لوگ آپ کی مجلس وعظ میں شرکت کے مشتاق رہا کرتے تھے۔ اور جوق جوق جایا کرتے تھے۔ آپ صحابہ کرام کے فضائل امامیہ امراء کے سامنے بیان فرماتے اور وہ اُس کو رغبت سے سنتے۔ منیر الملک دیوان آپ کی عزت و حرمت اور تعظیم کیا کرتے تھے۔ آپ نے ۱۳ محرم ۱۲۵۶ھ کو انتقال فرمایا۔

۱۶۳۔ مفتی محمد حسین

آپ ولایت عرب کے مشائخ علما سے تھے اور نواب افضل الدولہ کے اتالیق بھی۔ غرض عالم فاضل شخص تھے۔ میں نے آپ کو ایک مرتبہ مولوی اکبر کے مکان میں دیکھا تھا۔ آپ جمیل و شکیل بھی تھے اور صاحب کمال بھی۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔

۱۶۴۔ مولوی مویدالدین

خلف مولوی رشید الدین خاں دہلوی، عالم فاضل ہیں۔ تحقیق علم رات دن کا مشغلہ ہے اپنے والد ماجد سے ہی پڑھا لکھا۔ نواب مختار الملک کے زمانے میں تشریف لائے جنہوں نے آپ کی قدر افزائی فرمائی۔ آپ کے نام تنخواہ اجرا فرمائی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

۱۶۵۔ نواب مختار الملک

نہایت مشہور اور مہذب امرا سے ہیں۔ نواب افضل الدولہ کے وزیر رہے ہیں۔ جن کو ناصر الدولہ کے زمانے میں سالار جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ آپ بڑے سخی اور فیاض ہیں۔ آپ کو فارسی، عربی اور انگریزی زبان پر بڑا عبور ہے۔ فقرا اور مساکین، علما اور مشائخین سے خلوص اور محبت رکھتے ہیں۔ میں نے کوئی نوجوان امیر دانشمند اور فریس ان جیسا نہیں دیکھا۔ عقلاء وقت کو اس پر اتفاق ہے کہ ایسا وزیر دیکھنے میں نہیں آیا۔ خدا ان کو

سلامت رکھے آمین

۱۶۶۔ منصر جنگ ۔ ح

آپ کا اسم گرامی حافظ محمد عمر ہے۔ عمر صاحب کے نام سے معروف ہیں اور محمود نواز خاں مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ عربی فارسی پر کامل عبور ہے۔ آپ مولانا کرامت علی، چراغ علی، قاری منصر نبیدی اور حافظ شجاع الدین سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ مولوی محمد حیدر واعظ خلف مولوی مبین سے بیعت ہیں۔ اپنے والد ماجد مرحوم کے ساتھ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ نے سندھی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جو عجیب و غریب فوائد پر مشتمل ہے۔ علمار کی تصانیف اس کا ماخذ ہے۔ جو بدر منشور فاروقی سے موسوم ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ خدا آپ کو ناصر و منصور رکھے آپ کی اولاد سب کی سب صالح، نیک اور علم کی طالب تھی۔

۱۶۷۔ مولوی محمود نواز خاں

خلف محمد منیر تلمساتی، قاضی۔ آپ اپنے زمانے کے امرار سے تھے صاحب علم و فضل اور فیاض تھے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ آپ کا ایک مقبرہ اور حظیرہ بھی تھا جہاں اہل اسلام دفن کیے جاتے تھے۔ خدا ان پر رحمت برسائے۔

۱۶۸۔ مولوی تاج الدین (ح)

آپ حکیم ہیں عربی فارسی میں کمال حاصل ہے۔ علم طب میں تو بے مثل ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فن میں حکیم شفائی خاں کے شاگرد ہیں۔ آپ ماہ ربیع الاول میں مناقب رسول کریم اور وعظ فرمایا کرتے ہیں۔ خدا آپ کو بحفاظت رکھے۔

۱۶۹۔ مولوی مظہر واعظ

آپ شیخ کمال اور مشائخ علمار سے ہیں۔ جمعہ کے روز وعظ کہا کرتے ہیں۔ گوشہ نشینی اختیار

کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح اُن کے رزق کا کفیل ہے۔ اسے کوئی نہیں جانتا۔

۱۷۰۔ مولوی کاظم رتضیٰ (ح)

آپ محمد حیدر صاحب کے صاحبزادے اور صاحب علم و فضل تھے۔ مولوی ظہور ان کے برادر عزیز تھے۔ خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۷۱۔ مولوی مرتضیٰ (م)

آپ عالم فاضل شخص تھے۔ قاضی ارتضا علی سے تلمذ تھا۔ آپ کا مذہب امامیہ تھا اپنے استاد کے ایما سے سنت جماعت ہو گئے۔ آپ چھاؤنی حیدر آباد کے قاضی تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۲۔ مولوی میر احمد علی (ح)

آپ مرزا احراری بیگ اورنگ آبادی (دکن) کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنی والدہ کی طرف سے سید ہیں اور اولاد والدین کے سوا کسی اور کی متبع نہیں ہوا کرتی۔ آپ نے اپنی عمر تمام علوم کی تحقیق میں صرف فرمادی۔ علم قرآن اور تفسیر میں تو آپ کا کوئی جواب نہیں نیز آپ فصیح و بلیغ واعظ اور مدرسہ عالیہ میں عربی کے استاد ہیں۔ آپ کی کچھ تصانیف بھی ہیں۔ خدا آپ کی حامدیت و محمودیت برقرار رکھے۔

۱۷۳۔ ملا محمود

آپ صاحب علم ہیں۔ عربی اور فارسی علوم کی طلب میں عمر گزاری۔ آپ مدرسہ عالیہ نواب مختار الملک کے مدرس ہیں۔ خدا آپ کی بزرگی کو قائم رکھے۔ آمین

۱۷۴۔ مولوی محمد حسن مدرس مدرسہ

آپ مولوی محمد معصوم کے فرزند ہیں۔ قمر نگر عرف کرنول وطن ہے۔ آپ مولوی کامل اور

اخلاق حمیدہ سے متصف ہیں۔ آپ نے ایک کتاب علم اخلاق میں تصنیف فرمائی ہے جس کا نام "اخلاق حسن" رکھا ہے۔ اور مطبع مظہر العجائب (مدراس) میں طبع ہوئی۔ اگر کوئی ان کا تبحر علمی معلوم کرنا چاہے تو ان کی کتاب کا مطالعہ کرے۔ خدائے تعالیٰ اُن کے حسن خلق اور احسان کو قائم رکھے۔ آمین

۱۷۵۔ مولوی خیر الدین حسین (ح)

یہ تو ان کا نام بھی ہے اور عرف بھی۔ آپ مشائخ سادات سے ہیں۔ آپ کو فارسی میں کامل عبور ہے۔ نیز آپ صاحب طریقت و خلافت بھی ہیں۔ خدا اُن کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۷۶۔ مولوی حکیم ابراہیم صاحب

آپ سادات حکما کے خاندان سے ہیں۔ آپ کو طب نیز مختلف فنون میں کمال حاصل ہے۔ صاحب علم باطن بھی ہیں۔ اور خلافت حاصل ہے۔ آپ حضور رس ہیں اور علاج معالجہ بھی کیا کرتے ہیں۔ آپ کا مجانب سرکار ایک مطب بھی ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے آمین۔

۱۷۷۔ مولوی میر جعفر علی (ح) حیدرآبادی

آپ صاحب علم ہیں۔ علم طب میں تمام عمر بسر ہوئی۔ طب کی تعلیم عربی میں حاصل فرمائی ہے۔ آپ کی اولاد صالح ہے اور سب کے سب طب یونانی اور ڈاکٹری میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔

۱۷۸۔ مولوی محمد سعید فاروقی

آپ مولوی محمد احسن الدین گوپاموی کے صاحبزادے، عالم فاضل اور طبیب حاذق ہیں۔ آپ کو مختلف فنون میں مہارت حاصل ہے۔ حکیم الٰہی بھی ہیں۔ آپ صورت اور سیرت میں حسین وجمیل، خوش منظر اور اخلاق حسنہ سے متصف ہیں تصوف میں بھی آپ کو کمال حاصل ہے

خدا آپ کی سعادت اور مسعودیت کو قائم رکھے۔

۱۷۹۔ مولوی محمد یوسف علی خاں (م)

آپ کا اسم گرامی احمد علی ہے۔ محمد فیض اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے خطاب سے مخاطب کیے جاتے ہیں۔ آپ عالم فاضل اور شیخ کامل ہیں۔ آپ کو جمیع علوم میں مہارت ہے آپ نے مولوی عباس علی خاں مرحوم۔ مفتی یعقوب علی۔ مولوی اسد علی اور مولوی حسن علی سے علم حاصل کیا۔ اور علم حدیث مولانا صبغۃ اللہ المخاطب قاضی الملک سے پڑھا۔ آپ نے اخلاق جلالی کی ایک مفید شرح لکھی ہے۔ آپ نواب محمد غوث خاں مرحوم کے زمانے میں مفتی کی خدمت پر فائض اور سرکاری عہدیدار رہے۔ انھوں نے آپ کی تنخواہ مقرر فرمائی تھی۔ نواب صاحب کی وفات کے بعد بایمائے محی الدولہ صدر الصدور حیدرآباد دکن تشریف لائے جنھوں نے آپ کو مفتی کی خدمت تفویض فرمائی میں نے علم اصول کی شرح آپ سے پڑھی تھی۔ خدا آپ کو سلامت رکھے آمین۔

۱۸۰۔ محمد یار خاں (ح)

آپ کا خطاب محی الدولہ ہے۔ احمد یار خاں مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ صاحب علم و فضل ہیں۔ صدارت کی خدمت آپ کے سپرد رہی جو آپ کے والد ماجد کی طرف سے ملی تھی۔ آپ صدر الصدور اور مقرب و مصاحب خاص حضور پرنور تھے۔ آپ علماء و مشائخین کی سعی سفارش کرتے ہیں اور اُن کے حق میں آپ کی کوشش اور جد و جہد محتاج بیان نہیں۔ خدا آپ کی دولت اور دین کے زندہ کرنے کی صفت کو قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

۱۸۱۔ محی الدین صاحب معجز

آپ فارسی شاعری میں صاحب اعجاز و کرامت تھے۔ اکثر لوگ متعدد فارسی علوم و فنون میں آپ کے شاگرد تھے۔ عربی زبان میں بھی آپ کو مہارت تھی۔ آپ مولوی باقر کے معاصر اور صاحب دیوان ہیں۔ یہ دیوان نعتیہ قصائد پر مشتمل ہے۔ محمد عارف الدین خاں رونق

نثر و نظم دونوں میں آپ کے ارشد تلامذہ میں ہیں۔ خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے۔ آمین
۲۵ر شوال ۱۲۲۹ھ میں وفات پائی۔

۱۸۲۔ میراں محی الدین واقف

آپ عالم فاضل شخص تھے۔ حافظ محمد حسین سے تلمذ تھا، مولوی باقر کی صاحبزادی آپ سے منسوب تھی۔ مولانا سید منصور صاحب سے خلافت حاصل تھی۔ طلباء کتب متداولہ فارسی آپ سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی شہرت شاعری تجربہ اور مشق کے متعلق زیادہ نہ تھی۔ مجلس مشاعرہ میں آپ نے ایک شعر پڑھا تھا جو یہ ہے۔

از روئے خود نقاب چو آں مہ جبیں کشد
برق جمال سرمہ بچشم یقیں کشد

کہا جاتا ہے کہ فی الحقیقت اس شعر میں کچھ مفید معنی نہیں ہیں خدا اُن پر رحمت فرمائے آپ نے ۱۸ر جمادی الآخر ۱۲۶۸ھ میں وفات پائی۔

۱۸۳۔ مولوی محمد علی کلیمی (م)

آپ احکام (سرکاری) نافذ فرمایا کرتے تھے۔ اور شیخ کبیر مسن تھے۔ آپ کا خطاب احمد کلیم خاں تھا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ ملک العلماء سے تلمذ تھا۔ میں نے آپ کو سخت دل پایا۔ خدا اُن پر رحمت فرمائے۔ آپ نے ۳ر رجب ۱۲۶۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی۔

۱۸۴۔ مولوی مصطفیٰ علی خاں

آپ قاضی القضاۃ اور مولوی ارتضا علی خاں کے والد ماجد تھے۔ آپ عالم فاضل اور فصیح و بلیغ شاعر صاحب دیوان تھے۔ میں نے بعض اشعار آپ کے اپنے تذکرہ معدن الجواہر میں نقل کیے ہیں۔ آپ نے ۱۲۳۴ھ میں وفات پائی۔

۱۸۵۔ معین الدین (م)

آپ شیخ صدیقی میرے عم بزرگوار اور حافظ قرآن تھے۔ آپ کا خطاب زور آور علی خاں تھا۔ حافظ محمد معروف برہان پوری کے صاحبزادے تھے۔ علم دین میں آپ کو بڑی قوت اور استقامت حاصل تھی۔ امرار کے پاس آپ کی قدر و منزلت تھی۔ علمار اور مشائخ کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ حضرت بادشاہ اور میر محمد علی واعظ سے بیعت تھے۔ آپ آخر عمر میں ہر روز صبح کی نماز کے بعد دلائل الخیرات اور حفظ قرآن میں مشغول رہا کرتے تھے۔ غرض آپ کا شغل ورد و وظائف تھا اور فجر کی نماز کے بعد گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرتے۔ ان کے عجیب و غریب حالات میں ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ آپ پر پانچ روز تک سکرات کی حالت طاری رہی۔ میں آپ کے پاس گیا اور اُن کے روبرو اسمار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے تو نزع کی کیفیت آسان ہوگئی۔ اور روح پرواز ہوگئی۔ خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے۔

۱۸۶۔ محمد امین۔ م۔

آپ مفتی امیر اللہ کے صاحبزادے اور صاحب علم و دفا اور حافظ قرآن تھے۔ آپ کو مختلف فنون میں مہارت حاصل تھی۔ عہدہ صدارت پر مامور ہو کر ضلع سیلم چلے گئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ آپ کا ایک لڑکا نیک اور صالح تھا۔ خدا اُس کو سلامت رکھے۔ آمین۔

۱۸۷۔ محمد حنیف

اہل محمد پور کے بڑے معززین میں آپ کا شمار ہے عالم فاضل شخص ہیں۔ مولوی سید غلام رسول ابن قاضی عبداللہ خاں سے استفادۂ علم فرمایا۔ آپ کو فارسی اور عربی بلکہ تمام علوم میں کامل عبور ہے۔ آپ کو خان عالم خاں مرحوم کی رفاقت حاصل رہی ہے۔ آپ نے میسور میں مستقل سکونت اختیار فرمائی ہے اور نواب میر نصیر الدین خاں کی اولاد کو تعلیم دیا کرتے ہیں۔ خدا آپ کی حنفیت کو سلامت رکھے۔

۱۸۸ ۔ محمد معروف ۔ م

آپ قاضی سید عبداللہ خاں کے فرزند تھے۔ آپ علم و فضل کے زیور سے آراستہ تھے اپنے والد ماجد اور مولانا ارتضا علی خاں کے شاگرد رشید تھے۔ اپنے استاد کی وفات کے بعد کچھ عرصے تک اضلاع میں بحیثیت مفتی مامور رہے اس کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے ۲۹ شعبان ۱۲۷۴ھ کو اپنی جان شیریں جان آفریں کے سپرد کی۔

۱۸۹ ۔ مولوی محمد نعیم

آپ کا عرف سکین شاہ ہے مولوی محمد حفیظ خلف مولوی شیخ عبدالرحیم احمد نگری کے صاحبزادے ہیں۔ درود و وظائف میں مشغول رہا کرتے ہیں۔ آپ صاحب باطن ہیں جبکہ سلسلہ نقشبندی مجددی المظہری میں خلافت حاصل ہے۔ علم عرفان و تصوف میں آپ کو کامل مہارت حاصل ہے۔ آپ لوگوں سے بیعت لیتے ہیں آپ کے مریدوں کی تعداد شہر میں پانچ ہزار سے زائد ہے۔ میں نے بھی ضعیفی کے زمانے میں اُن سے بیعت کی ہے۔ خدا اُن کو ہادی اور مہدی رکھے

۱۹۰ ۔ مولوی محمد غوث (م)

آپ کا نام اپنے دادا کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اور خطاب انتظام خاں دبیر خاص ہے۔ مدار الامرا کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کو عربی فارسی پر عبور رہے۔ اپنے والد ماجد کے شاگرد ہیں حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ حافظ قرآن بھی ہیں۔ خدا آپ کی قابلیت استعدادی کو قائم رکھے۔

۱۹۱ ۔ محمد صاحب

شرف الدولہ اور دبیر خاص خطاب ہے۔ مدار الامرا کے صاحبزادے ہیں۔ فارسی و عربی میں کامل مہارت ہے۔ آپ کو اپنے والد ماجد سے تلمذ ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت

کرچکے ہیں۔

۱۹۲۔مولوی محمد سعید (م)

آپ قاضی الملک کے فرزند ہیں۔ بعض علوم میں آپ کو بڑی مہارت ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے بھی فائز ہوتے ہیں۔ اپنے والد ماجد اور چچا سے علم حاصل کیا۔ خدا آپ کی سعادتمندی اور نیکی کو قائم رکھے۔

۱۹۳۔مولوی محمد اسماعیل

قاضی الملک کے فرزند ہیں اپنے والد ماجد اور اپنے استاد سے عربی پڑھی۔ فارسی میں بڑا عبور تھا۔ حرمین شریفین کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ آپ خوشخط بھی ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

ردیف "ن"

۱۹۴۔مولوی نظام الدین احمد

المعروف بہ نظام صاحب۔ خطاب یافتہ ہیں منفذ جنگ خطاب ہے آپ محکمہ عالیہ سرکار کے احکام نافذ کیا کرتے ہیں۔ آپ قاضی الملک کے صاحبزادے ہیں۔ عربی فارسی میں عبور ہے۔ خدا آپ کو بحیثیت ناظم سلامت رکھے۔ آمین۔

۱۹۵۔ناصر الدین (م)

آپ کا عرف ناصر صاحب اور خطاب امیر نواز جنگ ہے۔ قاضی الملک کے صاحبزادے ہیں۔ عربی فارسی میں آپ کو مہارت حاصل ہے۔ خدا آپ کو ناصر و منصور رکھے۔

۱۹۶۔مولوی نور الحسنین

خلف مولوی محمد حمید مرحوم۔ آپ صاحب علم اور فضل و کمال میں کامل ہیں۔ لیکن اپنے

والد کے مرتبے کو نہ پہنچ سکے۔ میں نے ایک مرتبہ آپ کو مولوی اکبر صاحب کے دولت خانے میں مشائخ کی مجلس میں دیکھا تھا۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

۱۹۷۔ مولوی نور الصدیق (دم)

آپ مولوی نور الحسنین کے برادر عزیز ہیں۔ آپ عالم فاضل شخص ہیں۔ اللہ اصفیا مما. مرحوم کے جنایر سے ہیں ایسا سچا آدمی میں نے نہیں دیکھا۔ آمین

۱۹۸۔ مولوی وجیہہ الدین احمد

آپ مولوی سید شاہ حسن اللہ کے صاحبزادے اور ٹیلور کے رہنے والے ہیں۔ سادات علماء کے خاندان سے آپ کا تعلق ہے۔ تمام علوم میں آپ کو تبحر ہے۔ مولوی قادر علی، مولوی یوسف علی خاں اور مولوی ارتضا علی خاں مرحوم سے تلمذ حاصل رہا ہے۔ خدا آپ کی وجاہت کو دونوں جہاں میں قائم رکھے۔ آمین۔

۱۹۹۔ مولوی وجیہہ الدین خاں معنیؔ

آپ نکتہ سنج ہیں۔ حسن اخلاق میں تو آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ آپ کو عربی فارسی میں کامل عبور ہے۔ آپ کے اشعار فارسی و اردو بلاغت سے مملو ہوتے ہیں۔ آپ کی بعض تصانیف بھی ہیں۔ اور یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے ترتیب تواریخ میں عمر گزار دی۔ جب کہ آپ نے تذکرہ شعراء الموسوم بہ گلزار اعظم ملاحظہ فرمایا۔ اور میرے اعتراضات کا جواب جو راقم نے دیا ہے آپ کی نظر سے گزرا تو فرمایا کہ یہ سب کے سب جوابات کچھ معقول نہیں۔ خدا آپ کو اپنے نام کی طرح دین میں سرخرو رکھے۔

۲۰۰۔ مولوی ولی الدین

آپ کا نام اور عرفیت بس یہی ہے۔ آپ کو عربی فارسی میں مہارت ہے۔ حرمین شریفین کی

زیارت سے بھی مشرف ہوکر اپنے وطن واپس آگئے ہیں آپ مولوی کرامت علی محدث کے شاگرد ہیں۔ خدا ان کو دینداروں کا دوست بنائے آمین

۲۰۱۔ مولوی یعقوب علی مفتی گنتور

آپ عالم فاضل شخص ہیں معقول و منقول میں عمر صرف فرمادی۔ مولوی تراب علی اور مولوی حسن علی کے شاگرد ہیں۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔ آمین

۲۰۲۔ مولانا یعقوب صاحب (م)

آپ مولوی علی احمد متقی کے داماد اور بڑے ذی علم زاہد عابد تھے۔ اور آپ میرے سب سے پہلے وہی استاد بزرگ ہیں جن کے پاس عالم شباب میں علم دین حاصل کرنے کے لیے مسجد انوری گیا تھا۔ اور میں نے آپ سے مفتاح الصلوۃ پڑھی تھی آپ کے ایک صاحبزادے نیک، صالح اور حافظ قرآن ہیں۔ خدا اس کو سلامت رکھے۔ آپ نے ۲۹ شوال ۱۲۰۸ھ میں داعی اجل کو لبیک کہی

خاتمۃ الطبع:

حدیقہ ہذا کے سیر کرنے والوں سے یہ مخفی نہ رہے کہ یہ شیخ محمد مہدی واصف مدراسی کی تصنیف ہے۔ بندہ عرصہ نو سال سے حیدر آباد میں مقیم ہے اور اس کی زندگی کے اکثر دن گوشہ نشینی میں زمانہ شان و شوکت کی سختی کی وجہ سے (جو مجھے پسند نہ تھی) گزرے اس شہر کے تمام اہل علم سے اس کو واقفیت حاصل نہ ہوسکی جن سے میری ملاقات ہوئی یا ان کے حالات سنے، ان کا اس تذکرے میں ذکر کردیا گیا ہے۔ تاکہ اس کو یعنی مولف کو دعائے خیر سے نہ بھولیں اور صاحب مقام محمود علیہ السلام پر درود کا تحفہ پیش کرکے مولف کو نوازیں اور جن اشخاص کا ذکر نہیں کیا ہے ان کے حالات حدیقہ ہذا کے حاشیہ پر لکھ کر ماجور فرمائیں۔ واللہ الموافق ماہ رجب ۱۲۷۹ھ

قطعہ تاریخ بہاریہ طبع زاد خادم الشعراء محمد عبدالکریم المتخلص بہ نظرت فرزند مولوی مہدی صاحب

حدیقہ یہ وہ رشک فردوس ہے — تر و تازہ جس کے سدا گل رہیں
بہار سطور اس کی دیکھیں اگر — تو سب پیچ کھاتے ہی سنبل رہیں
نکل ایک نظرت سے بولا یہ سال — نثار اس حدیقے پہ بلبل رہیں

۱۲۷۹ھ

ملا عبدالقیوم

مشاہیر علما حیدرآباد دکن سے تھے۔ آپ کا آبائی تعلق مدراس سے تھا۔ آپ مولانا محمد مہدی واصف مؤلف تذکرہ ہذا حدیقۃ المرام کے نبیرہ تھے۔ صدیقی الاصل از اولاد حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ مولوی حکیم عبدالباسط کے صاحبزادے تھے۔ جنھوں نے میڈیکل کالج مدراس سے ڈاکٹری کی سند حاصل کی تھی، اور مشہور و معروف ڈاکٹر تھے۔ نیز فارسی کے بھی مستند شاعر تھے۔ اور حیدرآباد دکن میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی۔

ملا عبدالقیوم ۱۲۷۰ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی بزرگوں و علما سے حاصل فرمائی۔ نیز مدرسہ دارالعلوم حیدرآباد دکن میں بڑی حد تک حاصل کی عالم متبحر تھے فارسی و عربی ادب میں کامل دستگاہ تھی۔ شاعر بھی تھے مگر اس سے زیادہ رغبت نہ تھی۔ کتب خانہ بہت وسیع تھا۔ جس میں اپنے بزرگوں کی کتابیں کافی تھیں آپ نے ان میں بہت کچھ اضافہ فرمایا تحریر میں عربیت کا زیادہ رنگ تھا۔ عربی الفاظ کی بندش اردو میں خوبی سے کرتے تھے۔ نیز آپ باکمال مقرر تھے۔ آواز بلند تھی۔ یہ زمانہ نواب میر محبوب علی خاں آصف جاہ ثالث کا تھا۔ نواب محسن الملک، عماد الملک سید حسین بلگرامی۔ ڈاکٹر رگھوناتھ چٹوپادیا پرنسپل حیدرآباد "نظام کالج" سے ربط و ضبط رہا جو وسیع النظر فرد تھے باوجود ملازمت سرکاری نوجوانوں میں جدید خیالات پیدا کرنے میں بڑا حصّہ لیا۔ جس سے ملا عبدالقیوم بھی متاثر ہوئے۔ ملا صاحب کی ابتدائی ملازمت ۸۰ روپیہ ماہانہ سے شروع ہوئی اور بالآخر گزیٹیڈ خدمت تک ترقی کی اور نواب عماد الملک کے مددگار کی حیثیت سے سررشتہ تعلیم میں منتقل ہوئے۔ اور سررشتہ تعلیمات کی توسیع اور اصلاحات میں بڑا حصّہ لیا۔ تعلیم کی عام ترقی اور انگریزی اور مغربی علوم و فنون کی ترویج میں حصّہ لیا جو محدود تھا۔ نیز مشرقی علوم و فنون اور ثقافت کی ترقی میں سعی بلیغ فرمائی۔ نیز علوم دینی اسلامیہ اور صنعت و حرفت کی تعلیم کی ترویج فرمائی۔ کئی اسکیمیں منظور کرائیں۔ مگر ملا صاحب کا تبادلہ تعلیمات سے سررشتہ انعام میں کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ان کی تعلیمی اسکیمیں ماندپڑ گئیں مغربی علوم کی ترقی نے علوم اسلامیہ کا توازن قائم نہ رکھا۔ جس طرح بقول علامہ شبلی نعمانی مفتی محمد

عبدہٗ کو مصر میں سررشتہ تعلیم سے ہٹا دیا گیا تھا۔ ملا عبدالقیوم جبری تعلیم کے زبردست حامی تھے اور ایک کتاب "استدعاء تعلیم جبری" بہ زمانہ وزارت نواب وقار الامراء شائع کی۔ مگر تعلیم جبری بعض عملی دشواریوں کی وجہ ملتوی رہی۔ جس میں مشاہیر مغرب و مشرق کے خیالات ورائے بھی درج تھی۔ ملا صاحب نے برطانوی ہند کے بڑے کالجوں کے اصول پر جاگیرداروں زمینداروں اور والیان سمستان (جاگیرداروں) کی تعلیم کے لیے مدرسہ سرداران گلبرگہ شریف آج سے ستر سال قبل قائم کیا تھا مگر ذمہ دار افراد کی بے اعتنائی کی وجہ سے قائم نہ رہ سکا۔ مگر ان کی وفات کے بعد بعہد آصف جاہ چہارم میر عثمان علی خاں جاگیرداروں کی اولاد کی تعلیم کے لیے جاگیردار کالج قائم ہوا تھا۔

ملا صاحب مرحوم نے ایک نظم بہ تائید تعلیم جبری کہی تھی۔ اور نواب سر آسمان جاہ مرحوم کی تحریک پر ۱۳۰۵ھ میں مدرسہ سرداراں کا افتتاح فرمایا تھا۔ مرحوم قیام مدرسہ کی سعی میں مؤید و معاون تھے۔ اور ایک قصیدہ ۲۷ ابیات کا لکھا تھا۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

یعنی بکار مدرسہ و دائرہ مہیا	ناکامیم بہ بیں دیکھے کام من برار
عرضم قبول کن کہ ہوا خواہ دو ستم	تعلیم ملک باشد ازیں پایہ پائدار
از جہل صد خرابی اطفال بے پدر	حکام را چرا نبود ہیچ انزجار
یعقوب وار اگرچہ بسوزیم بہر پسر	او بر جگر و ما بدگر فرقش آشکار
بنائے بہر مدرسہ آخر بکاری من و کفا)	اندائے خویش ہر چہ ببیں پایش گزار

اپنے رسالۂ تعلیم جبری میں مخالفین کو مدلل جواب دیا ہے جو یہ کہتے تھے کہ تعلیم عام ہونے سے رعایا شورش پسند ہو جائے گی۔

در نشر علم کوششم و تدریج معرفت	تعلیم نیست مایہ نشویر و انتشاہ

ایک ترانۂ اطفال بہ مطالبۂ تعلیم جبری بھی کہا ہے ؎

چہ خوش گفت سعدی معجز نظام	کہ در دے نباشد کسے را کلام
ترا علم دین و دنیا تمام	کہ کار تو از علم گیرد نظام (ص ۵۳)

ملا صاحب مرحوم نے اتحاد اسلامی' آزادی وطن اور قومی تعلیم کے لیے جدو جہد کی تھی (ص ۵۳)

(از بدالاسلام وکیل ہائیکورٹ)

تعلیقات

تحشیہ — افسر صدیقی

ملّا حیدر بن ملّا مبین بن ملّا محب اللہ فرنگی محلی لکھنوی اپنے والد بزرگوار سے تحصیل علم کی اور علوم باطنی میں شاہ نجات اللہ کرسوی سے استفادہ کیا کچھ مدت بعد بارادۂ حج جہاز پر سوار ہوئے اور جہاز کے طوفان میں آجانے کی وجہ سے جدّہ کے بدلے مسقط پہنچ گئے یہاں تین ماہ دس دن قیام کرکے یمن کی بندرگاہ مخا میں آئے اور مولانا عابد سندی سے جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد پڑھ کے ان سے اجازت لی۔ اس کے بعد مکہ معظمہ میں ایک مدّت قیام کرکے سید یوسف یمنی اور ملّا عمر مکی سے حدیث کی سند حاصل کی حج اور زیارت مدینہ منورۃ سے فارغ ہوکر وطن کو واپس آ رہے تھے کہ اس مرتبہ جہاز تباہ ہوگیا بہت سے لوگ ضائع ہوئے اتفاق سے ملّا حیدر اور ان کے صاحبزادے ملّا غضنفر بچ گئے تھے بمبئی پہنچے یہاں شمس الامرا سے ملاقات ہوگئی وہ ان کو اپنے ساتھ حیدرآباد لے گئے یہاں کافی عزت پائی اور ایک ہزار روپے ماہوار کی جاگیر سے سرفراز ہوئے ۱۳، محرم ۱۲۵۶ھ کو وہیں وفات پائی۔

ملّا حیدر نے تین نکاح کیے تھے پہلی بیوی سے جو وطن کی تھیں مولوی ظہور علی ظہور، مولوی غضنفر مولوی خادم احمد اور مولوی محمد علی چار لڑکے پیدا ہوئے ان کا دوسرا عقد کاکوری میں ہوا جن سے ایک صاحبزادے حافظ احمد حسین متوفی ۲۷، صفر ۱۲۶۷ھ یادگار تھے۔ تیسرا عقد حیدرآباد میں کیا ان

سے چار بیٹے مولوی نور المرتضیٰ مولوی نور المسنین، مولوی نور الصدیق اور مولوی نور المبین ہوئے آخر الذکر نے صغر سنی میں انتقال کیا۔

حافظ مولوی شجاع الدین حسین

میر کریم اللہ خلف میر محمد دائم کے لڑکے تھے آپ کا سلسلۂ نسبت ۲۷ واسطوں سے محمد بن حنیفہ ابن حضرت علی تک پہنچتا ہے۔ برہان پور میں پیدا ہوئے درسی کتب اپنے نانا سید غلام محی الدین سے پڑھیں ۱۸ سال کی عمر میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور واپسی کے بعد حیدرآباد دکن سے گئے یہاں نواب عزت یار خاں سے صحاح ستہ کی سند حاصل کی شمس الدولہ نواب فخر الدین خاں کے یہاں سے وظیفہ پاتے تھے مولانا رفیع الدین قندھاری کے حلفا میں شامل تھے حیدرآباد میں آپ کی درسگاہ سے بے شمار طلبہ علم نے فیض حاصل کیا۔ حیدرآباد کے بعض اچھے غیر مسلم امیروں نے ان کے دست حق پرست پر اسلام اختیار کیا۔ شاعر بھی تھے اور جید مصنف عربی فارسی اور اردو میں متعدد تصانیف یادگار چھوڑ کر ۱۲ محرم ۱۲۶۵ھ کو عازم گلشن فردوس ہوئے کشف الخلاصہ ہندی آپ کی مشہور تصنیف ہے جو طبع ہو چکی ہے اور بہت سے قلمی نسخے اس کے مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

طرازش خان

سید محمد اسحاق خلف سید محمد قاسم نواز خاں، یہ شرف الملک کے نواسے تھے اور طرازش خان کہلاتے تھے ۱۲۲۹ھ میں پیدا ہوئے فارسی کی اکثر کتابیں افضل الشعرا راقم سے پڑھیں شعر و شاعری کا شوق رکھتے تھے احسن تخلص تھا۔ لکھتے کم تھے مگر اچھا لکھتے تھے میراں صاحب واقف کے شاگردوں میں تھے ارکاٹ میں نائب میر منشی بھی تھے اور نائب بخشی بھی۔ نواب محمد غوث خاں

اعظم کے مشاعروں میں شریک ہوا کرتے تھے تاریخ گوئی کا خاص ملکہ تھا۔ نواب اعظم کی شادی کی بہت اچھی تاریخ کہی تھی جسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

نہ فیض شادی سالار اعظم	بہفت اقلیم شد فرحت دوبالا
ظہور احسن چو فکر سال فرمود	طرب را شعش جہت آواز بالا

۱۲۶۷ھ

گلزار اعظم ص ۵۳

مولوی ظہور علی

اپنے والد ملا حیدر سے اور چچا ملا معین اور مفتی ظہور اللہ سے تحصیلِ علم کی اپنے والد کی وفات کے بعد لکھنؤ سے حیدرآباد منتقل ہوئے وہاں بہت عزت حاصل کی اور ہمیشہ درس و تدریس میں مشغول رہے وعظ بہت اچھا ہوتا تھا۔ ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ میں بعارضہ ہیضہ فوت ہوئے تفسیر قرآن، رسالہ سماع موتی رسالہ معراج نبوی و وفات نبوی ان کی یادگار تصانیف ہیں ان کے علاوہ مختلف کتابوں حواشی بھی لکھے ہیں ظہور نے دو عقد کیے تھے جن سے دو لڑکے مولوی ظہور الحسن اور مولوی افضل حسن نیز دو لڑکیاں تولد ہوئیں شاعر بھی تھے اور سحر تخلص کرتے تھے۔

مولوی عبدالحیٔ قادری

حافظ حاجی سید محی الدین لقب بہ سید عبداللطیف ویلوری کے خلفا میں تھے۔ یہ اعلیٰ درجے کے واعظ شیریں کلام مقرر اور متعدد کتابوں کے مصنف گزرے ہیں ان تصنیفات میں خیال اسیر ایک ضخیم اور کافی مشہور مثنوی ہے جس میں فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کی حیات مبارکہ نظم کی گئی ہے یہ کتاب متعدد مرتبہ طبع ہوئی ہے اس کی پانچویں اشاعت کا ایک

نسخہ انجمن کے کتب خانہ خاص میں ہے جو مصنف کے لڑکے ایک شخص
سید قادر بادشاہ قادری ولد سید نور اللہ عرف بنی شاہ قادری کے ہاتھ فروخت
کیا تھا۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ کی یہ تحریر متذکرہ کتاب کے ایک صفحے پر درج
ہے مولوی عبد الحیٔ احقر تخلص کرتے تھے اور ۱۳۰۰ھ تک حیات تھے اور اسی
سال جب خیال اسیر کا پانچواں ایڈیشن چھپ رہا تھا تو وہ بیت اللہ شریف
کی زیارت کو گئے تھے۔ ان کے لڑکے مولوی عبد القادر بھی شاعر تھے اور صوفی
تخلص کرتے تھے ان کا منظوم رسالہ معجزات خیال اسیر بھی شامل ہے۔

عشق حکیم عبد الباسط

مولوی محمد مہدی واصف کے خلف رشید عربی و فارسی دونوں زبانوں
پر عبور رکھتے تھے فن ڈاکٹری سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ محکمہ دیوانی خود
حیدرآباد میں ملازم تھے۔ جہاں سے ڈھائی سو روپے تنخواہ ملتی تھی اخلاق و
مروت میں یکتا فرشتہ خصلت اور زہد و ورع میں کامل تھے۔ ۱۳۰۲ھ میں انتقال کیا
دیوان مطبوعہ موجود ہے فارسی اردو دونوں زبانوں میں شامل تھے۔ ملا عبد القیوم
مولوی عبد الحی۔ مولوی عبد الحی اور مولوی عبد السلام چار فرزند یادگار چھوڑے۔ مولوی
عبد الحی شاعر بھی ہیں اور وصف تخلص کرتے ہیں

تزک محبوبیہ دفتر ہفتم ص ۹

مولوی سید علی موسیٰ رضا

سید علی پیر حسینی القادری الچشتی کے فرزند تھے ۱۲۰۷ھ میں پیدا
ہوئے فراغت تعلیم کے بعد درس و تدریس اور ہدایت خلق اللہ میں مصروف
رہے ۱۲۶۲ھ میں ان کا ایک ہژدہ سالہ سعید و نیک اطوار لڑکا آناً فاناً فوت
ہو گیا تو عالم رنجیدگی میں واقعات کربلا نے ان کے دل کو سہارا دیا اور گلزار

شہادت نام کی ایک کتاب تصنیف کی جو ۱۲۶۵ھ میں مطبع مولوی نظام الدین مدراس سے شائع ہوئی۔ یہ شاعر بھی تھے اور معصوم تخلص کرتے تھے گلزار شہادت میں جابجا اپنے اشعار درج کئے ہیں سال وفات معلوم نہ ہو سکا

مولوی سید خیر الدین فایق

سید معصوم خاں امامی کے لڑکے ۱۱۸۸ھ میں بمقام مدراس پیدا ہوئے محمد خیر الدین فایق سے سال ولادت برآمد ہوتا ہے۔ فارسی اوگیر میں سید امیر الدین علی سے حاصل کی اس کے بعد مدراس آکر شاہ امین الدین علی اور ملک العلما مولوی علاء الدین عربی کے اسباق نکالے شاعری میں مولوی محمد باقر آگاہ سے تلمذ حاصل کیا ۱۲۳۲ھ میں حیدرآباد دکن آگئے اور پانچسو روپے ماہانہ تنخواہ پر مدرس بنائے گئے فارسی کلام کا نمونہ تذکرہ گلزار اعظم ۲۹۸ میں موجود ہے

فخری۔ شاہ عبد القادر

مولوی سید شریف الدین محمد خاں نقوی نیشاپوری کے لڑکے تھے ان کے ایک بزرگ نے نیشاپور سے آکر قصبۂ کنتور میں اقامت اختیار کی وہاں سے ان کے والد اورنگ آباد کے قاضی ہوکر آئے وہیں مشارالیہ ۱۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے ۹ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اس کے بعد عربی و فارسی مولوی فخر الدین نائطی اور قاضی شیخ الاسلام خانی سے حاصل کی کتب حدیث میں میر غلام علی آزاد کے شاگرد ہوئے اور انھیں سے کتب حدیث کا مطالعہ کیا اول اپنے ماموں مولوی فخر الدین سے بیعت ہوئے اور خلافت پائی پھر شاہ سید فخر الدین ترمذی اورنگ آبادی کی خدمت میں منازل سلوک و معارف طے کیں اور قادری و چشتی دونوں سلسلوں میں ان سے خلافت پائی والد بزرگوار کے انتقال کے بعد اورنگ آباد کے قاضی ہوئے ۱۱۸۳ھ میں

حسب الطلب نواب والاجاہ مدراس پہنچے اور میلاپور میں قیام اختیار کیا۔ ۱۲۰۴ھ میں انتقال کیا اور اپنی خانقاہ میں دفن کیے گئے۔ مولانا آگاہ نے یہ قطعہ تاریخ لکھ کر حق دوستی ادا کیا ؎

فخری کہ در مشائخ دوراں عدیل او	ہر گز نکرد جلوہ در آئینہ وجود
از سرد مہری تن افسردہ گشتہ تنگ	در سیر اوج جہاں پہ پرواز واکشود
بودم بفکر رحلت او کز صریر کلک	خورسد ایں فغاں بگوش دلم والا نظر بود

فیضؔ ۔ مولوی شمس الدین

مولوی امیر الدین خان دہلوی کے لڑکے فارسی و اردو دونوں زبانوں کے شاعر تھے بقول عبدالجبار خاں ایلچپور میں پیدا ہوئے مرقع فیض ۔ شمع فیض ۔ مرصح فیض خزائف الامثال فیض جاری طریق الفیض ، شمس الحنو شمس الحروف رسالہ ناسخ و منسوخ شرح کلمۃ الحق و شرح عروض و قافیہ ، مفید الاحکام ۔ شرح الفیض ، اعمال معما کے مصنف تھے ان میں سے کچھ طبع ہوئی ہیں اور کچھ مخطوطات کی صورت میں ہیں ۱۳ ؍ رجب المرجب ۱۲۸۳ھ کو حیدرآباد میں وفات پائی اور دوسرے روز تکیہ واقع بیرون محل دروازہ دفن کئے گئے قطعہ تاریخ منصف نصیر الدین ملش یہ ہے ؎

چوں جناب میر شمس الدین فیض استاد من	بے عدیل و غنچہ رخت خویش زیں عالم بسود
سالِ میلاد و وفاتش ہم شمار عمر او	اول و آخر ثبالث نقش زیں ساں وا نمود
معنوں و صوری دہم لغیہ تاریخ گفت	ہکزار و دو صد و ششاد و سہ بنیا دبود

(عروسی الاذکار ۱۲۹)

قدرتؔ مولوی قدرت اللہ خاں

گوپامئو ضلع ہردوئی کے رہنے والے عالی خیال شاعر تھے ان کے والد کا نام محمد کامل تھا سلسلۂ نسب حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق تک پہنچتا ہے

ان کے ایک بزرگ عرب سے پہلے تعوزج میں آئے ان کے اخلاق میں ایک صاحب نے دورِ عوزیہ میں گویا پیوٗ میں سکونت اختیار کی وہ یہاں نائب صدر تھے تدرت نے ابتدائی تعلیم وطن میں پائی ۱۲۲۷ھ میں مدراس پہنچے اور یہاں ارتضا علی خان بہادر خوشنود سے تکمیل علوم کی۔ ۱۲۳۹ھ سے ۱۲۴۱ھ تک نواب عظیم الدولہ کے مقبرے کے محافظ رہے نواب محمد غوث خان اعظم کے مشاعرے کے حکم تھے اور ان کے دربار سے خان کا خطاب پایا تھا ۱۲۶۹ھ تک حیات تھے۔ ایک مکمل دیوان بھی ان سے یادگار ہے۔

قربی ۔ شاہ ابوالحسن

سید عبداللطیف نقوی بیجاپوری کے صاحبزادے ۱۱۱۷ھ میں بمقام بیجاپور پیدا ہوئے ادچار سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ شانور میں اور دس سال کے بعد ارکاٹ میں سکونت اختیار کی اور وہاں سے ایلور میں متوطن ہوتے مولوی محمد حسین بیجاپوری، محمد فخرالدین نائطی اور مولوی محمد ساقی سے رسائل فلاسیہ، کتب حقائق و سلوک اور فارسی و عربی نصاب کی تکمیل کی حضرت نائطی مذکور کے دست حق پرست پر بیعت کی اور سلسلہ نادایہ میں خلافت پائی نیز خواجہ رحمت اللہ سے قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ وانماعیہ سلسلے میں اور سید علی محمد قدسی سے تمام سلسلوں میں خلافت حاصل کی ۱۱۸۲ھ میں راہی جنار ہوتے اور آپ کے شاگرد وخلیفہ مولوی محمد باقر آگاہ نے "طاب قطب البلاد" سے تاریخ نکالی دیوان قربی اردو طبع ہو چکا ہے اور اس کا ایک مخطوطہ انجمن ترقی اردو کے کتب خانہ خاص میں موجود ہے

مولوی فضل رسول

۱۲۱۳ھ میں بمقام بدایوں پیدا ہوئے، علوم درسیہ کی تکمیل مولوی نورالحق فرنگی محلی اور اساتذہ سے کی، علم حدیث کی سند شیخ محمد عابد سندھی سے حاصل کی

اور سلوک و عرفان میں اپنے والد سے مستفید ہو کر خرقہ خلافت قادریہ پایا کئی بار حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور بغداد میں مولوی سید علی سجادہ نشین حضرت غوث الاعظم فیوض باطنی اخذ کئے۔ تمام عمر درس و تدریس اور مریدوں کی ہدایت و ارشاد میں گزاری ۳ رجمادی الثانی ۱۲۸۹ھ کو رحلت کی اور بدایوں میں دفن ہوئے سید آل محمد آل ظہیر

جناب مولوی فضل رسول آہ	سوئے دار بقا شد زیں جہاں ہائے
بعد خویشش در علم و عمل بود	وحید العصر یکتائے زماں ہائے
پئے سال وفات آل محمد	رقم کردند شبو رجانستانی ہائے

۱۲۸۹ھ

بوارق محمدیہ، تصحیح المسائل۔ سیف الجبار، مستند معتقد، حقاق الحق، شرح فصوص شرح عوارف آپ کی تصنیف ہیں۔

مولوی محمد زماں خاں

اصل نام ابورجا محمد تھا ۳ر ذی الحجہ ۱۲۴۲ھ کو شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے فارسی کی تمام مشہور کتاب اور کچھ عربی پڑھ کر کان پور پہنچے اور شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی مقیم کان پور سے تکمیل کی تمام علوم عقلی و نقلی میں کابل ہو کر فرخ آباد، بریلی رام پور، کو کر وار بھوپال وغیرہ ہوتے ہوتے ماہ صفر ۱۲۶۱ھ میں حیدرآباد دکن پہنچے ۱۲۷۳ھ میں اکیس بیس روپے ماہوار تنخواہ کے ساتھ آپ کا تقرر دار العلوم کی صدر مدرسی پر ہوا شرف الدین خان خود کے مکان میں قیام رکھتے تھے اور ان کی مسجد میں کبھی وعظ بھی کیا کرتے تھے لیکن ۱۲۷۷ھ میں مدرسی ترک کر دی۔ تو نظام حیدرآباد نے دو ساٹھ روپے وجہ معاش مقرر فرمادی اس کے بعد آپ خانہ نشین ہو کر طلبہ کی خدمت کرتے رہے ۱۲۸۲ھ میں ممالک اسلامیہ کی سیاحت کو نکلے اور شرف حج و زیارت نبوی سے مشرف ہو کر واپس آئے

اور اس سفر کے حالات کو "عالم نما" میں درج کیا شریعت کے سختی کے ساتھ پابند تھے ۱۲۹۲ھ میں ماہ ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو ادائے نماز مغرب "تال الملاء الذین" کی تلاوت میں مشغول تھے کہ سید امہر نام کے ایک پیرزادے نے پس پشت سے ایک کٹار ماری اور آپ کی روح نکل گئی دوسرے روز مکہ مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور غلام یٰسین خاں کے مکان کے سامنے دفن کیے گئے۔

(تزک محبوبیہ دفتر ص ۱۱)

مولوی محمد علی رام پوری

عام طور پر واعظ امام کے نام سے مشہور تھے مدراسی دکن خاک کی طرف چلے گئے تھے اور اپنے مریدوں کا ایک حلقہ بنا لیا تھا ان میں حکیم غلام محی الدین خاں بصارت کو خاص شہرت حاصل تھی۔ ان کی کرامات کے بارے میں ایک تصنیف ہے جس کا نام "الذکر علی دلی" ہے یہ کتاب ان کے لڑکے افسر الدولہ نے لکھی ہے۔ مدراس میں ان کے عقائد کے خلاف اچھا خاصہ ہنگامہ ہو گیا تھا۔ جس کی کچھ تفصیل مولوی حکیم وکیل احمد سکندر پوری نے اپنی تصنیف صبانت الایمان میں درج کی ہے وہ لکھتے ہیں۔

جب مولوی محمد علی رام پور ۱۲۴۵ھ میں انق افروز مدراس ہوئے تقویۃ الایمان منسوبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان کے بعض مریدین کے جزودان میں نظر آئی عوام میں ان کے عقائد کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے آخر رمضان المبارک ۱۲۵۱ھ میں مولوی صاحب موصوف دوبارہ مدراس آئے تو عمدۃ المسلمین نواب عظیم صاحب کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ مولوی محمد علی موجود ہیں ان سے تقویت الایمان کے بارے میں استفسار کیا جائے آخر مولانا محمد علی کو اقرار کرنا پڑا کہ وہ تقویت الایمان کے مطالب سے موافق نہیں اور اس کا اظہار کے ذریعہ سے کیا گیا جس میں بدر الدولہ

اور مشرق الملک وغیرہ کے اسماء بھی تھے ص ۹۳ ۱ یہ مطبوعہ کتاب جس کا پورا نام
حیات الایمان عن قلب الاطمینان ہے کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو میں موجود ہے

محی الدولہ محمد یار خاں

محی الدولہ حکیم الحکماء رابع احمد یار خاں کے بڑے لڑکے تھے حیدرآباد میں محتسب
بلاہ کے عہدے پر سرفراز رہے آپ انتہائی درجے کے صاف باطن، غربا پرور، رحمدل
فیاض اور سیر چشم تھے۔

مسکین شاہ

ان کا اصلی نام محمد نعیم تھا محمد حفیظ کے صاحبزادے تھے ۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے
سپہ گری و تصوف میں اپنے والد کے فیض یافتہ تھے حیدرآباد میں دروازہ علی آباد کے
پاس مسجد الماس کے متولی تھے اور وہیں قیام تھا شاہ سور اللہ نقشبندی سے
و خلافت حاصل تھی اور ان کے حکم سے مدراس میں قیام اختیار کر لیا تھا لیکن ۱۲۵۲ھ
میں وہاں سے وطن واپس آگئے۔ شاعر بھی تھے آپ کی ایک تصنیف کا نام "لذات مسکین"
ہے جس میں مکتوبات جمع کیے گئے ہیں ۱۳۱۴ھ میں ایک سو سترہ سال کی عمر پا کر واصل
الحق ہوئے اور مسجد الماس میں دفن کیے گئے خیراتی معمار جن کا لقب تسکین شاہ ہے
آپ کی یادگار تھے ان کے انتقال ۱۳۲۵ھ کے بعد تحسین شاہ کو سجادہ نشینی ملی۔

(تذکرہ الدھیین)

معنی - وجہ الدین خاں

غلام محی الدین خاں خلف تاج الدین خاں کے لڑکے تا ستلی لقب، نوائط
میں تھے کرناٹک وطن تھا سکندر جاہ نظام حیدرآباد (۱۲۱۸ھ - ۱۲۴۳ھ) کی
طلب پر حیدرآباد آئے ارسطو جاہ وزیر اعظم نے انھیں تلولدار اور معاش سے

سرفراز فرمایا فارسی نظم ونثر میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ جدید التواریخ کے ہر جملے سے سر سالار جنگ کی وزارت اور عطائے خلعت کا سال برآمد ہوتا ہے تاریخ النوائط میں ان کا کثیر کلام فارسی درج ہے۔

مولوی موید الدین خاں

حضرت امام حسنؓ کے خلفاء کے ایک فرد مولوی رشید الدین خاں کے فرزند دل بند اور دہلی کے ساکن تھے نواب سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار نظام کے مشیر اور معتمد عدالت وکوتوالی اور انھیں کے مشورہ سے نواب صاحب نے انتظام جدید کیا حیدرآباد دکن میں انتقال کیا

(سیر البشیر ص ۳)

مولوی نور الاصفیا

مولوی نور العلی کے تیسرے صاحبزادے تھے بیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر اپنے والد ماجد سے خرقۂ خلافت پایا نواب الف خاں کے زمانے میں کچھ مدت کرنول میں رہے آخر نواب شمس الدولہ کی تحریک سے حیدرآباد آگئے۔ مہاراجہ چندولال کی جانب سے تیس ہزار روپے سالانہ کی جاگیر عطا ہوئی تھی ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ کو دار فانی سے رحلت کی اور ایرانی عیدگاہ کے باغ میں دفن کیے گئے ان کی ایک تصنیف نور القلوب کا مخطوطہ کتبخانۂ آصفیہ میں ہے۔

مولوی نور الحسنین

مولوی نور المرتضیٰ کے حقیقی چھوٹے بھائی مولوی حیدر لکھنوی کے لڑکے اور مولوی نور الاصفیا اورنگ آبادی کے نواسے تھے کتب درسیہ تمام کرکے سلسلۂ قادریہ میں شاہ شجاعت علی سے اور سلسلۂ چشتیہ میں شاہ عبد الرزاق لکھنوی سے بیعت

کی۔ حیدرآباد میں بہت معظم و موقر رہے جہاں کے امرائے عظام و نوابان بالاکرام
آپ کو بزرگ و برگزیدہ مانتے تھے صیغہ زکات خوانی آپ ہی کے سپرد تھا۔
۱۳۲۱ھ تک حیات تھے اور اس وقت ستر سال کے قریب عمر تھی دو شادیاں
کی تھیں جن سے بقول مصنف علمائے فرنگی محل مولوی نور الرزاق اور بقول تزک
محبوبیہ مولوی نور الرسول خلف ارشد یادگار چھوڑے۔

مولوی نور المرتضیٰ

مولوی حیدر لکھنوی کی تیسری بیوی کے صلب سے جو اولاد ہوئی ان میں
یہ سب سے بڑے لڑکے تھے تحصیل علم کر کے عالم و فاضل ہوئے اور ۲ جمادی الاول
۱۲۷۶ھ کو وفات پائی یہ شاعر بھی تھے اسد تخلص کرتے تھے عروس الاذکار میں ان
کے یہ اشعار دیے گئے ہیں۔

بس قدرتِ خدا ہے تری اے صنم کمر — گو کم سے کم ہے پر ہے اہم سے اہم کمر

صوفیوں کو ہائے و ہو ہے نالہ مزمار پر — لوٹتے ہیں ہم ترے خلخال کی جھنکار پر

اہل توکل آتے نہیں اختلال میں — سرسبز ہیں درخت ہمیشہ جنبال میں
چشم سیاہ مست میں ہے سحرِ سامری — اعجاز عیسوی ہے تری بول چال میں

مولوی نور الصدیق

ملا حیدر کے تیسرے بیٹے تھے یہ بھی انھیں دونوں بزرگوں سے بیعت تھے جن سے ان
کے بڑے بھائی مولوی نور الحسین بیعت تھے کتب درسیہ تمام کر لی تھیں

انھوں نے کچھ زیادہ عمر نہیں پائی اور صرف ایک صاحبزادے مولوی نورالحیدر
اور چار لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گئے مولوی نورالحیدر کا عقد مولوی نورالحسن
کی دختر سے ہوا تھا صاحب علم و فضل تھے مولانا شاہ عبدالرزاق سے بیعت
تھے ان کی ایک تصنیف جواہر الفرائد کے نام سے ہے۔

اشاریہ

(شخصیات)

(ا)

اشاریہ کتب

(علمائے مدراس)

(ح)

اشاریہ مقامات